ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِیۡعُوا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یَرُدُّوۡکُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِیۡنَ (آل عمران:150)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم نے اُن لوگوں کی اطاعت کی جو کافر ہوئے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل لوٹا دیں گے۔ پھر تم نقصان اٹھاتے ہوئے لوٹو گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
Weekly
BADAR Qadian

شمارہ 44

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

2 ربیع الاوّل 1441 ہجری قمری • 31 اخاء 1398 ہجری شمسی • 31 اکتوبر 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 اکتوبر 2019 کو مہدی آباد (جرمنی) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مَیں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں

یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام وآسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں، اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کیلئے پاتا ہوں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

دوستوں کیلئے ہمدردی اور غمخواری

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام وآسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو۔ کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے۔ اس لئے میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے، کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ دعا کی قبولیت میں بڑی بڑی امیدیں ہیں۔

قبولیت دعا کے اصول

بلکہ میرے ساتھ میرے مولیٰ کریم کا صاف وعدہ ہے کہ اُجِیۡبُ کُلَّ دُعَآئِکَ مگر میں خوب سمجھتا ہوں کہ کُلَّ سے مراد یہ ہے کہ جن کے نہ سننے سے ضرر پہنچ جاتا ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ تربیت اور اصلاح چاہتا ہے تو رد کرنا ہی اجابت دعا ہوتا ہے۔ بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے دعا ردّ کر دی حالانکہ خدائے تعالیٰ اس کی دعا کو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت ردّ ہی ہوتی ہے کیونکہ اس کے لئے در پردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے رد ہی میں ہوتی ہے۔ انسان چونکہ کوتاہ بین ہے اور دور اندیش نہیں بلکہ ظاہر پرست ہے اس لئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سنی۔ وہ تو ہر ایک کی دعا سنتا ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن: 61) فرماتا ہے۔ راز اور بھید یہی ہوتا ہے کہ داعی کیلئے خیر اور بھلائی ردّ دعا ہی میں ہوتی ہے۔

دعا کا اصول یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے لیکن اگر بچے بیہودہ طور پر اصرار کریں اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا چنگارا مانگیں تو کیا ماں باوجود سچی محبت اور حقیقی دلسوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچہ آگ کا انگارہ لے کر ہاتھ جلا لے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے؟ ہرگز نہیں۔ اسی اصول سے اجابت دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں۔ میں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعا میں کوئی جزو مضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی ہے۔ یہ بات خوب سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ہمارا علم یقینی اور صحیح نہیں ہوتا۔ بہت سے کام ہم نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اور اپنے خیال میں ان کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتا ہے غرض یہ کہ خواہشات انسانی سب پر صاد نہیں کر سکتے کہ سب صحیح ہیں۔ چونکہ انسان سہو اور نسیان سے مرکب ہے اس لئے ہونا چاہیے اور ہوتا ہے کہ بعض خواہش مضر ہوتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کو منظور کر لے تو یہ امر منصب رحمت کے صریح خلاف ہے۔ یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے مگر ہر رطب و یابس کو نہیں۔ کیونکہ جوش نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بدنتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں اسے ردّ کر دیتا ہے اور یہ ردّ دعا ہی اس کے لئے قبول دعا ہوتا ہے۔ پس ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے مگر مضر دعاؤں کو بصورت رد قبول فرما لیتا ہے۔ مجھے یہ الہام بارہا ہو چکا ہے اُجِیۡبُ کُلَّ دُعَآئِکَ۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ ہر ایک ایسی دعا جو نفس الامر میں نافع اور مفید ہے قبول کی جائے گی۔ میں جب اس خیال کو اپنے دل میں پاتا ہوں تو میری روح لذت اور سرور سے بھر جاتی ہے۔ جب مجھے یہ اول ہی اول الہام ہوا قریباً پچیس یا تیس برس کا عرصہ ہوتا ہے، تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ میری دعائیں جو میرے یا میرے احباب کے متعلق ہوں گی ضرور قبول کرے گا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ اس معاملہ میں بخل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ ایک انعام الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے متقین کی صفت میں فرمایا ہے وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ (البقرۃ: 4) پس میں نے اپنے دوستوں کے لئے یہ اصول کر رکھا ہے کہ خواہ وہ یاد دلائیں یا نہ یاد دلائیں کوئی امر خطیر پیش کریں یا نہ کریں ان کی دینی اور دنیوی بھلائی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 89 تا 92، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

نظام سلسلہ کی کامل پابندی اور احمدیت کے متعلق دلوں میں جذبۂ احترام پیدا کریں

استقلال کا مادہ پیدا کریں، محنت کی عادت ڈالیں، وسعت نظر پیدا کریں اور حالاتِ حاضرہ سے گہری واقفیت حاصل کریں
دیانت کی روح پیدا کریں، خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیں، سچائی کو اختیار کیا جائے، اپنے مقصود کو ہر وقت اپنے سامنے رکھا جائے
اپنے آپ کو کام کے نتائج کا ذمہ دار قرار دیا جائے، اگر کوئی قصور ہو جائے تو سزا برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں، جو شخص قوم کے لئے فنا ہوتا ہے وہ فنا نہیں ہوتا
صرف اپنی اصلاح نہ کی جائے بلکہ ماحول کی بھی اصلاح کی جائے، اطاعت کا مادہ اپنے اندر پیدا کیا جائے اور ہمیشہ خیال رکھا جائے کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی بڑھے

پچاسویں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

اسلام آباد (یو.کے) MA 30-07-2019

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا پچاسواں سالانہ مرکزی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے نیز آپ اس موقعہ پر سالانہ اجتماعات کی تاریخ پر ایک سوونیئر بھی شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اس بارے میں مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ ان مقاصد کو مدِنظر رکھیں جن کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی گئی تھی اور انہیں اپنے خلافت سے مضبوط تعلق میں استعمال کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ احمدی نوجوانوں کی ذیلی تنظیم ہے جسکی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1938ء میں قادیان میں رکھی۔ آپ چاہتے تھے کہ احمدی نوجوانوں کی بہترین دینی تربیت کی جائے تا کہ وہ اسلامی تعلیمات کا عمدہ نمونہ اپنے وجود میں پیش کرسکیں۔ ہر نسل پہلی نسل کی پوری قائم مقام ہو اور جانی اور مالی قربانیوں میں پہلوں کے نقش قدم پر چلنے والی ہو۔ چنانچہ جب آپ نے اس کی بنیاد رکھی تو فرمایا:

’’آج نوجوانوں کی ٹریننگ کا زمانہ ہے اور ان کی تربیت کا زمانہ ہے۔ اور ٹریننگ کا زمانہ خاموشی کا زمانہ ہوتا ہے۔ لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ نہیں ہو رہا۔ مگر جب قوم تربیت پا کر عمل کے میدان میں نکل کھڑی ہوتی ہے تو دنیا انجام دیکھنے لگ جاتی ہے۔ درحقیقت ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے‘‘

اسی طرح آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو نصائح فرمائیں ان کا ملخص یہ تھا کہ قومی ترقی کا تمام تر انحصار نوجوانوں پر ہوتا ہے اگر کسی قوم کے نوجوان ان روایات کے صحیح طور پر حامل ہوں جو اس قوم میں چلی آتی ہوں تو وہ قوم ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہ سکتی ہے۔ لیکن اگر آئندہ پود نکمی ہو تو قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی بلکہ جو ترقی حاصل ہو چکی ہے وہ بھی تنزل سے بدل جاتی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے نظام سلسلہ کی کامل پابندی کرنے نیز خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں مذکورہ امور کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ احمدیت کے متعلق دلوں میں جذبۂ احترام پیدا کریں۔ استقلال کا مادہ پیدا کریں۔ محنت کی عادت ڈالیں۔ اجتہادات اور قیاسات سے کام لینے سے اجتناب کریں۔ وسعتِ نظر پیدا کریں اور حالاتِ حاضرہ سے گہری واقفیت حاصل کریں۔ دیانت کی روح پیدا کریں۔ خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیں۔ سچائی کو اختیار کیا جائے۔ اپنے مقصود کو ہر وقت اپنے سامنے رکھا جائے۔ اپنے آپ کو کام کے نتائج کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ اگر کوئی قصور ہو جائے تو سزا برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو شخص قوم کے لئے فنا ہوتا ہے وہ فنا نہیں ہوتا۔ قومی زندگی کے قیام کے مقابلہ میں انفرادی قربانی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ صرف اپنی اصلاح نہ کی جائے بلکہ ماحول کی بھی اصلاح کی جائے۔ اطاعت کا مادہ اپنے اندر پیدا کیا جائے اور ہمیشہ خیال رکھا جائے کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی بڑھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فقرہ آپ بار بار سنتے رہتے ہیں کہ ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔‘‘ یہی وجہ تھی کہ آپ نوجوانوں کی تربیت پر مسلسل خاص توجہ فرماتے رہے۔ ایک خطبہ جمعہ میں آپ نے فرمایا:

قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہوسکتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں۔ جتنا وقت ان کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہو اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کیلئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہوسکتے اور اگر وہ مکمل نہ ہوں تو اسکے معنے یہ ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو محنتیں، کوششیں اور قربانیاں کی ہیں وہ بھی سب رائیگاں گئیں...... اس لئے میں نے مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی ہے۔‘‘

پس ان تمام مقاصد کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔ خلیفۂ وقت کی راہنمائی اور دعاؤں سے اپنے پروگراموں کو کامیاب بنائیں۔ خلیفۂ وقت کی تمام نصائح پر عمل کریں اور کامل اطاعت اور اخلاص و وفا کا عمدہ نمونہ بنیں۔ خدمت دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اسلام واحمدیت کی تبلیغ سے کبھی غافل نہ ہوں۔ ہر پہلو سے اپنے دینی، اخلاقی اور روحانی معیاروں کو بلندتر کرتے چلے جائیں اور نیکی اور روحانیت میں ہمیشہ ترقی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی حسنات کا وارث بنائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

خطبہ جمعہ

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں ویسا ہی گھر تعمیر کرتا ہے'' (الحدیث)

ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں'' (حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ اپنے آگے جھکنے والوں کو بھی ایمان اور یقین میں بڑھاتا ہے

آخرت پر یقین ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل کرتا ہے، ایسی عبادت جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے کی جائے

حقیقی عابد اور مسجدوں کو آباد کرنے والا وہی ہے جس کے دل میں آخرت کے بارے میں کبھی وسوسہ نہ آئے اور انجام بخیر کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہے

ایک کوشش سے مسجد کو آباد کرنے کی ضرورت ہے

مسجد کا حق ادا کرنا اور اسے جنت لے جانے کا ذریعہ بنانا اور اس کی تعمیر سے جنت میں ایک گھر بنانا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے

اگر کسی ہستی کا ہمیں خوف ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا ہے

''اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے''

''نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے''

احادیثِ نبویہ ﷺ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی اور دعا کی لطیف حکمتوں کا تذکرہ، احمدیوں کو حقیقی تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے مساجد آباد کرنے کی تلقین

مسجد مہدی، سٹراس برگ کا افتتاح، اس کی تعمیر اور کوائف کا مختصر بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 اکتوبر 2019ء بمطابق 11 اخاء 1398 ہجری شمسی مسجد مہدی، سٹراس برگ (فرانس)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (التوبۃ:18)

ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو یہاں ایک اَور مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہاں اس شہر سٹراس برگ (Strasbourg) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومبائعین اور غیر پاکستانی احمدیوں کی بھی بڑی تعداد ہے بلکہ تقریباً 75 فی صد غیر پاکستانی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص اور وفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہاں انہیں ایک مسجد عطا فرمائی ہے اور اب یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر جماعتی نظام سے منسلک ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق بھی عطا فرمائے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے جیسا کہ آپ نے سنا اس کا ترجمہ پڑھتا ہوں کہ اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے مساجد تعمیر کرنے والوں اور آباد کرنے والوں کی یہ خصوصیات بیان فرمائی ہیں کہ اللہ پر ایمان لانے والے ہیں یعنی اس بات پر کامل یقین کہ سب طاقتوں کا سرچشمہ اور مالک خدا تعالیٰ کی ذات ہے، باقی سب ہیچ ہے۔ پس اس ایمان کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اس کی عبادت انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے آگے جھکنے والوں کو بھی ایمان اور یقین میں بڑھاتا ہے۔ پھر یومِ آخرت پر یقین بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد میں آنے والوں کی خصوصیت، شرط بیان کی ہے کیونکہ آخرت پر یقین ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل کرتا ہے ایسی عبادت جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے کی جائے۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے ایک موقعے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

ایمان بالآخرت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 53-54)

یعنی خاتمہ بالخیر پھر یقینی نہیں رہتا، پھر یہ بات نہیں رہتی کہ انسان ایمان پر قائم رہے گا۔ پس حقیقی عابد اور مسجدوں کو آباد کرنے والا وہی ہے جس کے دل میں آخرت کے بارے میں کبھی وسوسہ نہ آئے اور انجام بخیر کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہے۔ پھر فرمایا کہ مسجدیں آباد وہی کر سکتے ہیں یا انھی کو مسجدوں کی تعمیر کرنے کا فائدہ ہے جو نمازیں قائم کرنے والے ہیں، اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم نے یہ مسجد صرف اس لیے نہیں بنائی کہ دنیا کو دکھا دیں کہ ہماری بھی ایک مسجد ہے بلکہ اس کو پانچ وقت آباد کرنا اب ہمارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں نماز قائم کرنے والے فرمایا ہے اور قائم کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ جو باجماعت نماز ادا کرنے والے ہیں۔ پھر زکوٰۃ کی طرف توجہ ہے، مالی قربانی کی طرف توجہ ہے تو مسجد آباد کرنے والوں کی یہ خصوصیت ہونی چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لیے قربانیاں کریں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کریں اور یہ سب اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہمارے دلوں میں بڑھے، اس کی رضا کے حصول کے لیے ہم بھرپور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب کچھ کرنے والے ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں یا ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کیے جائیں گے۔

پس ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہیے اور اس کے مطابق کوشش کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے یہ عرض کرنی چاہیے، نئے آنے والوں کو بھی اور پرانے احمدیوں کو بھی، بلکہ پرانے احمدیوں کی زیادہ ذمہ داری ہے اور خاص طور پر پاکستان سے آئے ہوؤں کی کہ وہ اس بات کا زیادہ خیال رکھیں کہ نئے آنے والوں کے لیے انہوں نے اپنے نمونے بھی قائم کرنے ہیں کہ ہمیں ہماری مسجد کی تعمیر کے بعد اس سوچ کے ساتھ اور اپنی عملی حالتوں کو اس فرمان کے مطابق کرتے ہوئے مسجد آباد کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔ مسجد آباد کرنے والوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے اس ارشاد پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں

کی وجہ سے عمل نہ کر کے کہیں ہم اپنی دنیا و آخرت برباد کرنے والے نہ بن جائیں۔ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں بھٹکنے سے بچائے رکھنا اور ہمیں سیدھے راستے پر چلائے رکھنا۔ ہماری نیتوں کو ہمیشہ صاف اور نیک رکھنا۔ہم تیرا حق ادا کرنے والے بھی ہوں اور اس علاقے میں تیرے دین کا پیغام پہنچانے والے بھی ہوں۔ہم اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ تیرے بھیجے ہوئے مسیح موعودؑ کے ارشاد کے مطابق اس مسجد کو اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنانے والے ہوں اور اپنا فضل فرماتے ہوئے ہمیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مورد بھی بنا جس میں آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں ویسا ہی گھر تعمیر کرتا ہے۔(صحیح البخاری، الصلوٰۃ باب من بنی مسجداً، حدیث 450)پس ہمیں حقیقی مومن بناتے ہوئے اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جا۔

پس ان باتوں کے حصول کیلئے سب سے پہلے تو ہر احمدی کو اپنے نمازوں کے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ان کی پانچ وقت باقاعدگی سے نماز پڑھنے کی طرف توجہ ہے اور پھر باجماعت نماز پڑھنے کی طرف توجہ ہے؟ صرف اتنا تو کافی نہیں کہ ہماری مسجد بن گئی۔جنت میں گھر بنانے کیلئے تو اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ مسجد بنالی، اس کیلئے ایمان کے ساتھ عمل کی بھی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی بھی ضرورت ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ ہر سال ہزاروں مسجدیں مسلمان بناتے ہیں لیکن اگر ان میں فرقہ واریت کے درس دیے جاتے ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بجائے ذاتی مفادات یا صرف اسی فرقے کے مفادات کی باتیں کی جاتی ہیں یا نئی بدعات نام نہاد علماء پیدا کر رہے ہیں جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کوئی تعلق نہیں تو وہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اس کے رسولؐ کے نزدیک جنت میں لے جانے والی مسجدیں نہیں۔پس مسجد کا حق ادا کرنا اور اسے جنت لے جانے کا ذریعہ بنانا اور اس کی تعمیر سے جنت میں ایک گھر بنانا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ہر احمدی کو سمجھ کر پھر اس پر عمل کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اور اس زمانے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادقؑ نے ایک حقیقی مسلمان بننے اور عبادتوں اور اپنی مسجدوں کے حق ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے بارے میں جس طرح بتایا ہے اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔تب ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر پختہ اور کامل ایمان لانے والے ہیں، یومِ آخرت پر کامل ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اپنی نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور اپنے مال قربان کر کے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی قائم کرنے والے ہیں اور اگر کسی ہستی کا ہمیں خوف ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا ہے۔اللہ تعالیٰ کی خشیت ہی ہمارے دلوں میں ہے کیونکہ ہم اس سے پیار کرنے والے ہیں۔کسی دنیاوی چیز سے ہمیں خوف نہیں ہے، کسی دنیاوی چیز سے ہمیں وہ محبت نہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ سے ہے۔ ہم اپنے دنیاوی مفادات کو اپنے ایمان اور اپنے دین کے لیے قربان کرنے والے ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حقیقی احمدی بننے اور خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کیلئے جو نصائح ہمیں فرمائی ہیں ان میں سے بعض مَیں پیش کرتا ہوں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں ہاتھ پاؤں اور باقی چیزیں، آنکھیں زبان ہر چیز جو ہمیں عطا فرمائی ہے وہ ضائع کرنے کیلئے نہیں ہیں، وہ ضائع کرنے کیلئے نہیں دیے گئے، ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے، اس لیے کہ ان کی نشوونما ہو اور نشوونما کس طرح ہوگی کہ ان کا جائز استعمال ہو، ان کا غلط استعمال نہ ہو۔اسی لیے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا ہے۔یہ نہیں کہ آنکھوں سے بدنظری کرنی ہے تو اس لیے آنکھیں نکال دو بلکہ ان کا جائز استعمال چاہیے یا رجولیت کے قویٰ ہیں ان کو ختم کر دو یہ تو کوئی چیز نہیں بلکہ ان کو پاک کرنا، ان کا پاک استعمال کرنا اصل چیز ہے۔فرمایا کہ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اور ایسے ہی یہاں بھی بیان فرمایا کہ متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا ہے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۔ متقی کا نقشہ کھینچا پہلے فرمایا قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ پھر فرمایا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۔یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں، ایمان بالغیب لاتے ہیں، نماز ڈگمگاتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں یعنی مختلف خیالات نماز میں آتے ہیں پھر اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔خدا کے دیے ہوئے سے دیتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے نعمتیں دی ہیں اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔فرمایا کہ باوجود خطراتِ نفس بلا سوچے گذشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔اللہ نے کہا ہے کہ سب کتابوں پر ایمان لاؤ تو ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔وہ ایک ایسی سڑک پر ہے جو برابر آگے کو جا رہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزلِ مقصود تک پہنچ گئے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں۔پھر فرمایا اس لیے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی ہے جس میں تقویٰ کے وصایا ہیں۔فرماتے ہیں سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 35)

انسان کس طرح دیکھے کہ اس میں تقویٰ ہے یا نہیں اور متقی کون لوگ ہوتے ہیں اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ ’’خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔‘‘ بہت نرمی ہے بہت عاجزی ہوتی ہے ان میں ’’وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔‘‘ تکبر بالکل نہیں ہوتا ان میں۔’’ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔‘‘ حضورؑ نے فرمایا کہ ’’ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہیے جس سے ہماری فلاح ہو۔اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔‘‘ فرمایا کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔‘‘ فرماتے ہیں ’’گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ مشرک نہ تھے لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی۔ یہ تو فضلِ الٰہی تھا ان صِدقوں کے باعث جو ان کی فطرت میں تھے۔‘‘ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔’’یہی فضل کے محرک تھے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔خود آگ میں ڈالے گئے۔ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھیے آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پروانہ کی۔یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا (الاحزاب: 57) اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبیؐ پر۔‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 37)

پس ہمیں یہی حکم ہے کہ اگر دعا کی قبولیت چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور بغیر درود کے کی گئی دعائیں آسمان تک نہیں پہنچتیں، انسان کامیابیاں حاصل نہیں کر سکتا۔پس عبادتوں کے معیار بہتر کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لیے درود بھی ضروری ہے اور درود بھیجنے والا یقیناً پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوے کو سامنے رکھے گا۔آپؐ نے کیا عبادت کے معیار قائم کیے، اپنی امّت کو اس کی تلقین فرمائی۔آپؐ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، حدیث 3391)

پھر مخلوق کے حق ادا کرنے کے لیے بھی آپؐ نے اپنے نمونے قائم فرمائے جس کی مثالیں ملنی مشکل ہیں۔ اپنی فکر بھی کبھی نہیں کی۔ جو کچھ تھا، وادی کے برابر بھی دولت تھی تو وہ بھی بانٹ دی۔کوئی سوالی آیا اس کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب فی سخاۂ، حدیث 2312)

اس کے علاوہ پھر اور بھی آپؐ کا ہاتھ ہر وقت مخلوق کی خدمت کے لیے تیار رہتا تھا۔پس درود بھیجنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھ کر جب درود بھیجتا ہے تو پھر ہی اس کی توجہ بھی اس نمونے پر چلنے کی طرف ہوتی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے۔جب یہ حالت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی، اپنے پیارے بندے سے ہماری محبت کے اظہار اور اس پر درود بھیجنے کی وجہ سے ہماری دعاؤں کو بھی قبولیت کا درجہ دیتا ہے اور تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پا کر حلیمی اور مسکینی دکھانے والے بن کر ان لوگوں میں شامل ہونے والے بن سکتے ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں، فلاح پانے والے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقعے پر فرماتے ہیں کہ اگر ہم میں نری باتیں ہی باتیں ہیں تو یاد رکھو کہ کچھ فائدہ نہیں ہے۔فرمایا کہ فتح کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔فتح چاہتے ہو تو متقی بن جاؤ اور یہی حقیقی تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی حقیقی پہچان کرواتا ہے اور اس کے حکموں پر چلنے والا بناتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 232)

پھر نماز کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے کہ نماز کیا چیز ہے اور حقیقی نماز کیسی ہونی چاہیے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔اس لیے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔بغیر اس کے

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

لَا يَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (آل عمران:29)

مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں

طالب دُعا: دھانوشیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔گناہ سے بچنے کیلئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔‘‘ دعا بھی ضروری ہے، تدبیر بھی ضروری ہے۔’’اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو۔‘‘ خود ہم جائزے لے سکتے ہیں ہر کوئی، کون کون سی ایسی مجلسیں ہیں، کون کون سی ایسی محفلیں ہیں، کون سے ایسے پروگرام ہیں ٹی وی کے اور دوسری چیزوں کے جن سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو چھوڑنا پڑے گا، ترک کرو’’اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔‘‘ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ چھوڑنے کی توفیق ملتی ہے اس لیے اس کی دعا بھی کرو۔’’اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا۔ تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شَے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرّع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔’’جو برائیوں کی طرف ابھارنے والا نفس ہے وہ آہستہ آہستہ کم ہوتا جا رہا ہے۔’’جیسے اژدھا میں ایک سمِّ قاتل ہے اسی طرح نفس امارہ میں بھی سمِّ قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 123)

یعنی جو پیدا کرنے والا ہے اسی کے پاس اس کا علاج بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی اس کا علاج کر سکتا ہے اس لیے نفس کی برائیوں اور گناہوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہی اس کا فضل مانگنا چاہیے۔ پھر نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ نماز کے بغیر یا اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے بغیر عبادت کا حق ادا ہی نہیں ہوسکتا اور نماز کے کچھ لوازمات بھی ہیں، کچھ شرائط بھی ہیں، ان کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔ نماز میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ مؤدب ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو۔ عاجزی ہو، پوری محویت ہو، اس کے فضلوں کو مانگ رہا ہو۔ اس حالت کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ’’ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَاءُ۔ اَلصَّلٰوۃُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لیے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔‘‘ انسان دعا کرتا ہے، مسجدوں میں نماز کے لیے آتا ہے، پانچ وقت نمازیں پڑھنی شروع کر دیتا ہے، بڑی دعائیں کرتا ہے، بڑا روتا ہے صرف اس لیے کہ بعض دنیوی مسائل ہوتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ صرف دنیاوی باتوں کے لیے اگر نماز پڑھ رہے ہو تم تو اس کو صلوٰۃ نہیں کہتے’’لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدِّ نظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے۔‘‘ اپنی باتیں نہیں مانگتا رہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے۔’’تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔‘‘ یہی دعا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے’’اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔‘‘ پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی دعا کرو پھر دنیاوی ضروریات جو ہیں ان کے لیے بھی دعا کرو کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی ملتی ہیں’’یہ اس واسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتے ہیں خاص کر خامی اور کج پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔‘‘ جو کمزوریاں ہوتی ہیں، دنیاوی معاملات ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ سے پہلے تعلق قائم کرو پھر دنیاوی معاملات کے لیے بھی دعا کرو۔ فرمایا کہ’’صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہیے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 367-368)

پس یہ ہے نماز کی حقیقی حالت جسے حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

پھر ایک جگہ آپ علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ یاد رکھو اگر ایمان کا دعویٰ ہے تو پھر نمازوں کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ تین نمازیں پڑھ کر یا چار نمازیں پڑھ کر جس طرح بعض لوگ کرتے ہیں پھر ایمان کا دعویٰ غلط بات ہے کیونکہ ایمان کی جڑ نماز ہے اور جس کی جڑ ہی نہیں ہے وہ ایک کھوکھلے درخت کی طرح ہے جس کو ذرا سی ہوا جو ہے زمین پر گرا دے گی۔ آپؑ فرماتے ہیں:’’جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آ جاتا ہے ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارتِ ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔ نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔ جب انسان بندہ ہو کر لا پرواہی کرتا ہے تو خدا کی ذات بھی غنی ہے۔‘‘ اس کو بھی کوئی پروا نہیں ہوتی پھر۔’’ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ بعض بے وقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے۔‘‘ فرمایا کہ’’اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں۔‘‘ اس کو ضرورت نہیں ہے’’مگر تم کو تو حاجت ہے۔‘‘ تمہیں ضرورت ہے نمازوں کی’’کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قربِ الٰہی ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 378)

اور پھر صرف نماز پڑھنے تک ہی نہیں کہ اس سے قربِ الٰہی ملتا ہے، خطائیں معاف ہو جاتی ہیں اور بگڑے کام درست ہو جاتے ہیں بلکہ نیک نیتی سے مسجد میں آنے والے اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک نماز کی خاطر یعنی اس کے انتظار میں، نماز پڑھنے کے انتظار میں کوئی شخص مسجد میں بیٹھا رہتا ہے نماز میں مصروف ہی سمجھا جاتا ہے۔ مسجد میں بیٹھنا بھی اور وہاں ذکرِ الٰہی کر رہا ہے تو وہ نماز میں مصروف سمجھا جائے گا اور فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر رحم کر اور اس کو بخش دے۔ اس کی توبہ قبول کر۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد باب فضل الصلاۃ المکتوبۃ فی جماعۃ ......الخ، حدیث، 649)

پس کتنا بڑا اجر ہے مسجد میں آ کر نماز پڑھنے والے کا کہ صرف نماز پڑھنے کا ہی نہیں بلکہ انتظار کا بھی ثواب مل رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتے اس کے لیے دعائیں کر رہے ہیں۔

پس ایسے مہربان خدا کی عبادت کا حق ادا کرنے کی ہمیں کس فکر کے ساتھ کوشش کرنی چاہیے اور پانچوں وقت آ کر مسجد کو آباد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مذہب کا منشا ایک وحدت پیدا کرنا ہے، ایک قوم اور ایک امت بنانا ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحدہ کی طرح بنا دے جس کا نام وحدتِ جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالتِ مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے، بہت سارے جمع ہو جاتے ہیں تو ایک انسان بن جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدتِ جمہوری کے ایک دھاگے میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں با جماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لیے ہیں تا کہ کُل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لیے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دے۔ حتّٰی کہ حج بھی اس لیے ہے۔ اس وحدتِ جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتدا اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلے والے پانچ وقت نمازوں کو با جماعت محلے کی مسجد میں ادا کریں تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل کر کمزوری کو دور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو۔ تعارف بہت عمدہ شَے ہے کیونکہ اس سے انس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے حتّٰی کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں انس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینے والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شَے ہوتا ہے وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔ پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعے کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا مشکل ہوتا ہے اس لیے یہ تجویز ہے کہ شہر کے سب لوگ ہفتے میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔

اب یہاں فاصلے اگر زیادہ بھی ہوں تو سواریوں کی سہولت ہے جن کے پاس ان کا تو مسجد میں روزانہ آنا بھی کوئی ایسا مشکل نہیں ہے، وہ آ سکتے ہیں۔ پھر اگر نیت ہو آنے کی تو آیا جا سکتا ہے مسجد کو آباد کرنے کے لیے لیکن فرمایا اگر بہت دور بھی رہ رہے ہیں لوگ اور مجبوری بھی ہے تب بھی جمعے کو تو ضرور آنا چاہیے۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاویں گے۔ پھر سال کے بعد عیدَین میں بھی تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تا کہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

تعارف اور اُنس بڑھ کر وحدتِ جمہوری پیدا ہو۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لیے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں یعنی جن کو توفیق ہے حج کرنے کی وہ حج کو جائیں۔ غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپس میں الفت اور انس ترقی پکڑے اور پھر آپؑ اپنے مخالفوں کے بارے میں بتا رہے ہیں، افسوس کہ ان کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے، جو اسلام کے مخالف ہیں ان کو پتا ہی نہیں جو عبادتوں پر اعتراض کرتے رہتے ہیں، پانچ وقت کی عبادتیں ان کا مقصد کیا ہے، ہر ہفتے کی عبادت کا کیا مقصد ہے، عیدوں کی، باقی باتوں کی تو آپؑ فرما رہے ہیں یہ فلسفہ ہے اور اس کو یاد رکھنا چاہیے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلی روگردانی کبھی ممکن ہی نہیں۔ فرماتے ہیں کہ افسوس علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے۔ دنیوی حکام کی طرف سے جو احکام پیش ہوتے ہیں ان میں تو انسان ہمیشہ کے لیے ڈھیلا ہو سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلی روگردانی کبھی ممکن ہی نہیں۔ کون سا ایسا مسلمان ہے جو کم از کم عیدَین کی بھی نماز نہ ادا کرتا ہو۔ پس ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے کہ ایک کے انوار دوسرے میں اثر کر کے اسے قوت بخشیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 129-130)

آپس میں ملتے جلتے ہیں تو بہر حال اثر ہوتا ہے لیکن یہ تو ان لوگوں کے لیے جو بالکل ہی ایمان میں کمزور ہیں لیکن حقیقی ایمان یہی ہے کہ پانچ وقت نمازوں کے لیے مسجد میں آؤ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مسجد عطا کر دی ہے تو آپ لوگوں کو جمع ہو کر اس وحدت کا نظارہ بھی یہاں پیش کرنا چاہیے، جن کو سفر کی بھی سہولتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے آباد رکھیں پھر اللہ تعالیٰ بھی کس طرح مہربانی فرماتا ہے جیسا کہ ابھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس کے لیے دعاؤں پر لگا دیا جو پانچ وقت نمازوں کے لیے آتے ہیں اور پھر جو نماز باجماعت ہے اس کا ثواب بھی اللہ تعالیٰ نے ستائیس گنا زیادہ رکھا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الجماعۃ، حدیث 645)

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اس اظہار کے باوجود اگر ہم باوجود توفیق ہوتے ہوئے اس کی قدر نہیں کرتے تو یہ بدقسمتی ہے۔ ہر احمدی کے لیے یہ بہت سوچنے کا مقام ہے اور ایک کوشش سے مسجد کو آباد کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو، آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔'' پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو ''اور اپنے روزوں کو خدا کے لیے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔'' فرمایا ''...... جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے، نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو۔'' فرمایا ''...... تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آ جاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔'' یعنی انسان کو۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان درد بھرے الفاظ کو سمجھتے ہوئے ایمان میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، عبادتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس مسجد کو بھی ہمیشہ آباد رکھنے والے ہوں۔

اب مَیں مسجد کے بارے میں بعض کوائف بھی پیش کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند سال پہلے اس مسجد کے لیے کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے پھر جگہ عطا بھی فرما دی جو کہ یہ سارا رقبہ 2640 مربع میٹر پر مشتمل ہے اور اس میں پہلے بھی پندرہ کمروں پر مشتمل ایک تین منزلہ عمارت موجود تھی۔ ایک بڑا ہال تھا اور خریداری کے لیے کچھ حصہ مرکز سے قرضِ حسنہ کے طور پر اس وقت لیا گیا تھا اور امیر صاحب کہتے ہیں کہ اس میں سے سوائے پچاس ہزار یورو کے تقریباً سارا ادا ہو چکا ہے۔ پھر کونسل کے بعض اعتراضات تھے ان کو مختلف میٹنگ میں دور کیے۔ میئر کے ساتھ مختلف میٹنگز کر کے نقشہ جات جمع کرائے اور اللہ کے فضل سے یہ نقشے بھی پاس ہوئے۔ جو ان کا نقشہ تھا، پلان (plan) تھا اس کی تعمیر کے سلسلے میں ان کی رپورٹ کے مطابق آرکیٹکٹ نے ایک ملین یورو کا اندازہ دیا تھا اور اس کو بھی مجلس خدام الاحمدیہ فرانس نے پورا کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی ذمہ داری قبول کی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد پانچ لاکھ تیس ہزار یورو میں مکمل ہو گئی۔ اب تک خدام الاحمدیہ کی طرف سے ساڑھے تین لاکھ یورو ملے ہیں، باقی جماعت نے ادا کیے ہیں اور خدام الاحمدیہ کہتی ہے کہ ہم باقی بھی ادا کر دیں گے لیکن خدام الاحمدیہ نے تو ادا کر دیے اور پورا کر بھی دیں گے شاید، ان شاء اللہ تعالیٰ، شاید کیا ان شاء اللہ تعالیٰ کر دیں گے لیکن باقی جماعت کیوں اس سے محروم رہ رہی ہے۔ اگر یہ مسجد اب بن گئی ہے تو لجنہ اور انصار کو چاہیے کہ ایک مسجد کی تعمیر کی ذمہ داری وہ لیں دونوں مل کے لیں اور اگلے تین سالوں کے اندر ایک اَور مسجد یہاں بنانی چاہیے جو انصار اور لجنہ کو مل کر بنانی چاہیے۔ اس مسجد کی تعمیر کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں مکرم اسلم دوبوری (Doobory) صاحب، شہباز صاحب، اور محمد عاصم صاحب، منصور صاحب نے ان کی رپورٹ کے مطابق بڑی محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔

اور اس مسجد میں قانونی طور پر 250/افراد کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے جو کونسل نے اپنی کیلکولیشن (calculation) کی اس کے مطابق اور پچاس گاڑیوں کی پارکنگ کے لیے بھی جگہ ہے۔ ایک جماعتی دفتر ہے، لجنہ کا دفتر بھی ہے، مرد اور خواتین کے لیے لائبریری بھی ہے اور اس طرح غسل خانے وغیرہ بھی کافی ہیں۔ بڑا کورڈ (covered) پارکنگ ہال ہے اور اگر کبھی ایمرجنسی ضرورت ہو تو اس میں بھی 125 افراد آ سکتے ہیں۔ اس سے پہلے والی عمارت جو تھی اس میں پندرہ کمرے ہیں۔ اس کو دوبارہ مرمت کر کے تیار کیا گیا ہے اور یہ بھی اب قابلِ استعمال ہے۔

یہ مسجد اب سٹراس برگ شہر سے تقریباً پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور یہ کوئی ایسا فاصلہ نہیں ہے کہ جو دور ہو، نمازی نہ آ سکیں۔ بڑے آرام سے آ سکتے ہیں۔ مسجد اور ہالوں کا کورڈ ایریا (covered area) تین سو تین مربع میٹر ہے اور اس میں مربی ہاؤس بھی ہے، چار کمروں کا گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔ باقاعدہ مینار کی اجازت تو نہیں ملی لیکن مسجد کے دائیں حصے میں آٹھ میٹر کی بلندی پر ایک ڈوم (Dome) رکھنے کی اجازت مل گئی ہے اور وہ اچھا خوبصورت لگتا ہے وہ مسجد کا ہی حصہ ہے۔ اندر محراب بھی ہے سب کچھ ہے۔ اندر کی طرف بھی یہ گولائی میں لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور ان خدام کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں قربانی دی ہے اور پھر صرف مسجد کی مالی قربانی ہی نہیں اس مسجد کی آبادی کی روح کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور خدام کے عبادت کے معیار بھی بلند ہوں اور جماعت کے افراد کے معیار بھی بلند ہوتے چلے جائیں۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے''

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا''

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24/ مئی 2019)

طالب دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

اسلام کا مطلب ہے ’’امن‘‘ اور قرآن شریف میں ایسی بہت سی آیات ہیں جو بتدریج وضاحت کرتی ہیں کہ مسلمانوں کو ہمیشہ پُر امن رہنا چاہئے اور دوسروں سے محبت اور عزت سے پیش آنا چاہئے

رسولِ کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ حقیقی ذہنی سکون کا حصول اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو پہچانے اور اس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرے کیونکہ اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ امن وسکون کا منبع ہے

رسولِ کریم ﷺ نے اپنے پیروکاروں سے متعدد مرتبہ فرمایا کہ وہ رحم دل بنیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے والے ہوں

بانیٔ اسلام ﷺ نے ایک سنہری اصول عطا فرمایا کہ ایک حقیقی مسلمان کو چاہیے کہ وہ دوسروں کیلئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے

میرے نزدیک اس سادہ مگر انتہائی گہرے نقطہ پر صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دوسرے بھی عمل پیرا ہوں تو یہ معاشرے کیلئے دیرپا امن کا ذریعہ ثابت ہوگا

اگر ہم اپنی ذاتی زندگیوں اور اجتماعی سطح پر واقعی امن چاہتے ہیں تو سب سے اہم یہ بات ہے کہ ہم دوسروں کیلئے وہی پسند کریں جو اپنے لئے کرتے ہیں

منصف اور غیر جانبدار تاریخ دان اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کبھی بھی ظلم روا نہیں رکھا اور نہ کسی کے حقوق تلف کیے بلکہ ہر موقع پر امن، رواداری اور دوسروں کے حقوق پورے کرنے کی تعلیم دی

28/ستمبر 2019 بروز ہفتہ دورہ ہالینڈ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا غیر مسلم معزز مہمانوں کے سامنے اسلام کی امن بخش تعلیمات پر مشتمل معرکۃ الآراء بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

26/ستمبر 2019ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر تیس منٹ پر مسجد بیت النور تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 بجے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھے بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج پروگرام کے مطابق 40 فیملیز کے 174 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سب ہی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز نن سپیٹ کے علاوہ

Rotterdam	Almere
Eindhoven	Zwolle
Denbosch	Den Haag
Utrecht	-

سے آئی تھیں۔ تقریباً یہ سب ہی فیملیز ایسی تھیں یا بعض فیملیز کا ایک حصہ ایسا تھا جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کے دیدار اور شرف ملاقات سے فیض یاب ہو رہا تھا اور آج کا دن ان کی زندگی میں نہایت مبارک اور برکتوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھرپور دن تھا۔ اس دن کو اور اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے ان لمحات کو یہ لوگ اور ان کے بچے ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ خلیفۃ المسیح سے قرب کی یہ چند گھڑیاں ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ انسان کی زندگی میں چند لمحات ایسے آجاتے ہیں جو اس کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔ پیارے آقا سے قرب کے یہ چند لمحات یقیناً ایسے ہی لمحات ہیں جو ایک انسان کا دین بھی سنوار جاتے ہیں اور اس کی دنیا بھی سنوار جاتے ہیں اور ایک نئی زندگی عطا کرتے ہیں۔

ملاقات کرنے والوں میں سے ایک دوست عرفان اعجاز صاحب (جن کا تعلق جماعت دودھا ضلع سرگودھا سے ہے) نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کو دیکھ کر جو میری کیفیت تھی، جو میرے جذبات تھے، میں بیان نہیں کرسکتا۔ میرا جسم کانپ رہا تھا۔ حضور انور نے ہم سے بڑے پیار اور محبت کے ساتھ باتیں کیں۔ ہمیں بہت سکون عطا ہوا۔ مجھے رونا آرہا تھا۔ میں نے بڑی مشکل سے ضبط کیا۔ میری آواز کانپ رہی تھی۔ حضور انور نے میرے بچوں کو بہت پیار کیا۔ بچوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہم نے حضور انور کے ساتھ علیحدہ تصویر بھی بنوانی ہے اور ہم نے فریم کروا کر رکھنی ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت بچوں کی خواہش پوری فرمائی اور بچوں نے اپنے آقا کے ساتھ ایک علیحدہ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ربوہ سے آنے والے دوست محمد صادق ندیم صاحب نے بیان کیا کہ میں بتا نہیں سکتا کہ حضور انور سے ملاقات خدا تعالیٰ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ میں شکر کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ میری زندگی کی ایک ہی خواہش تھی کہ حضور انور سے ملاقات ہوجائے۔ میں یہاں ویزا لے کر آیا تھا۔ میرا اسائیلم کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور میرا واپس جانے کا پروگرام تھا۔ لیکن ویزا کی میعاد حضور انور کی ہالینڈ میں آمد سے قبل ختم ہو رہی تھی۔ دوسری طرف میں ہر صورت حضور انور سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔ اور یہاں مزید قیام کی صورت صرف اسائیلم ہی تھی۔ چنانچہ میں نے اسائیلم کردیا اور آج میری زندگی کی خواہش پوری ہوگئی۔ آج میں ایک خوش نصیب انسان ہوں۔

سرگودھا سے تعلق رکھنے والے عمران احمد صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت میرے لیے بولنا مشکل ہو رہا ہے۔ موصوف کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ کچھ دیر توقف کے بعد کہنے لگے اتنا سکون آیا ہے اور دل طمانیت سے بھر گیا ہے۔ ہمارا دل کر رہا تھا بس حضور انور باتیں کرتے جائیں اور ہم سنتے جائیں اور حضور کو دیکھتے جائیں۔ ہماری ساری فیملی نے حضور انور کے چہرہ پر نور ہی نور دیکھا ہے۔ ہمارے بچے بھی بے انتہا خوش ہیں۔ حضور انور نے بچوں کو بہت پیار دیا ہے اور بچوں کو چاکلیٹ بھی دی ہیں۔

ایک فیملی کے سربراہ عطاء الحئی صاحب جن کا تعلق کشمیر سے تھا، کہنے لگے کہ مجھ سے بولا نہیں گیا۔ بے اختیار رونے کو دل چاہا۔ چہرہ پر نور ہی نور تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ زندگی میں کبھی خدا تعالیٰ کے نمائندہ سے میری ملاقات ہوگی۔ آج مجھ پر خدا تعالیٰ کا اتنا احسان ہے کہ میں ساری زندگی شکر ادا نہیں کرسکتا۔ خدا کے نمائندہ سے ملا ہوں۔ یہ میری زندگی کا کوئی معمولی واقعہ نہیں اور میں اسے کبھی نہیں بھلا سکتا۔

ماسٹر مقصود احمد صاحب جن کا تعلق کوئٹہ سے تھا کہنے لگے کہ اس وقت میرا دل جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ بیان نہیں کرسکتا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا بیان کروں۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ آج حضور انور سے ملاقات کے بعد میری تمام پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں۔ تمام رکاوٹیں دور ہوگئی ہیں۔ میرا دل ہلکا ہوگیا ہے اور مجھے بہت سکون عطا ہوا ہے۔ آج کی ملاقات میری زندگی کا ایک اہم واقعہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ زندگی میں ملاقات کا موقع مل گیا ہے۔ میں MTA پر دیکھا کرتا تھا کہ لوگ حضور انور کے دیدار کے لیے قطاروں میں کھڑے ہیں۔ میں اُس وقت سوچا کرتا تھا کہ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں۔ آج اللہ تعالیٰ نے میرے دل کی مراد پوری کردی کہ میں نے نہ صرف حضور انور کو دیکھا بلکہ حضور سے ملاقات کرنے اور حضور انور سے باتیں کرنے والوں میں شامل ہوگیا۔ یہی میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔

ربوہ سے آنے والے دوست طارق محمود صاحب جب اپنی فیملی کے ساتھ شرف ملاقات سے فیض یاب ہوکر دفتر سے باہر آئے تو پوچھنے پر کہنے لگے

کہ ہم تو ایک عرصہ سے اس دن کے لیے ترس رہے تھے۔ بڑے خوش قسمت لوگوں کو یہ دن نصیب ہوتا ہے۔ میری فیملی اپنی زندگی میں پہلی دفعہ خلیفۃ المسیح کو اپنے سامنے انتہائی قریب سے دیکھ رہی تھی۔ میرے تین بچے وقفِ نو میں ہیں۔ ایک بیٹی وقفِ نو میں نہیں تھی وہ رو پڑی کہ میں وقفِ نو نہیں ہوں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کی دل داری فرمائی اور فرمایا تم ڈاکٹر بنو۔

کہنے لگے کہ میں نے محکمہ سے سوشل لینی بند کر دی ہے۔ میں نے اس بات کا حضور انور سے ذکر کیا کہ اس طرح میں نے سوشل لینی بند کر دی ہے۔ اس پر محکمہ نے کہا کہ تمہیں نہ لینے سے بہت مشکلات ہوں گی۔ اس پر میں نے انہیں بتایا کہ ہمارے امام نے کہا ہے کہ خود کما کر، کام کر کے گزارہ کریں۔ اس لیے میں اب کام کر کے گزارہ کروں گا۔ کہنے لگے کہ اس پر حضور انور نے مجھے بہت دعائیں دیں۔ اب مجھے کوئی فکر نہیں، میرے سب کام خدا کے فضل سے ہو جائیں گے۔

مکرم سلطان احمد صاحب جو کہ ربوہ سے آئے ہیں کہنے لگے کہ آج خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوا ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔ آج میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ پاکستان میں رہتے ہوئے اس بات کا تصور بھی نہیں تھا کہ کبھی زندگی میں حضور انور سے ملاقات ہو جائے گی۔ حضور انور کو MTA پر دیکھا کرتے تھے۔ آج میں بہت خوش نصیب انسان ہوں اور اس سعادت پر بہت خوش ہوں۔

ترصّد عنایت مہر صاحب جن کا تعلق گجرات پاکستان سے ہے۔ 1999ء میں بیعت کی تھی اور اپنی فیملی میں اکیلے احمدی ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور انور کو دیکھ کر یقین نہیں آتا تھا کہ ہم حضور انور کے اتنا قریب ہیں اور حضور کو دیکھ رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے سامنے اپنے جذبات پر کنٹرول کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی دل کرتا ہے کہ حضور انور کو دیکھتے رہیں۔ نظر ہٹانے کو دل نہیں چاہتا۔ میں جلسہ جرمنی میں گیا تھا اور ہمیشہ اگلی صفوں میں بیٹھتا تھا تاکہ حضور انور کو دیکھتا رہوں۔ جتنا بھی دیکھوں دل نہیں بھرتا۔ آج میں ایک خوش نصیب انسان ہوں کہ اپنے انتہائی قریب سے حضور انور کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ یہ گھڑی قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 15 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

27 ستمبر 2019ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے 6 بجے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کے انتالیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے جماعت کے مرکز بیت النور کے قریب ہی ایک سپورٹس ہال Vossenberg حاصل کیا گیا تھا اور یہاں مردانہ جلسہ گاہ بنایا گیا تھا جب کہ بیت النور کے احاطہ میں مارکیز لگا کر لجنہ کے جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہالینڈ کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت صبح سے ہی بیت النور پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ایک تعداد جمعرات کی شام تک پہنچ چکی تھی لیکن بڑی تعداد میں لوگ جمعہ کی صبح سے پہنچے ہیں۔ ہالینڈ کی جماعتوں کے علاوہ جرمنی، برطانیہ، بلجیم، اٹلی، گوئٹے مالا، آسٹریا، پاکستان، مالٹا، فن لینڈ، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، ڈنمارک، ناروے، دبئی، امریکہ، کینیڈا اور فرانس کے ممالک سے احباب جماعت اور فیملیز جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شرکت کرنے کیلئے پہنچے۔

یورپ کے بعض ممالک سے بعض احباب اور فیملیز چار صد سے پانچ صد کلومیٹر تک کا بڑا لمبا سفر طے کر کے جلسہ میں شمولیت کے لئے ہالینڈ پہنچے۔ جمعہ کے آغاز سے قبل ہی مردانہ جلسہ گاہ اور لجنہ کا جلسہ گاہ شاملین سے بھرے ہوئے تھے اور حاضری دو ہزار پانچ صد چالیس سے تجاوز کر چکی تھی۔

پروگرام کے مطابق 1 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کے لیے تشریف لائے۔ ''بیت النور'' کے احاطہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب ہالینڈ نے ملک کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ جلسہ سالانہ ہالینڈ کا افتتاح عمل میں آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ دو بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا اور MTA انٹرنیشنل پر براہ راست نشر ہوا۔ عربی اور یہاں کی مقامی ڈچ زبان میں یہاں مقامی طور پر رواں ترجمہ بھی ہوا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 27 بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سُنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیز فہد بشیر چوہدری، حزقیل احمد، شابل احمد، التاش روشن قریشی، ذوالکفل Compier، ذوالقرنین Compier، محمد باسل عارف، شرجیل احمد، زمان چوہدری، ریان چوہدری، محمد جری اللہ، انصر احمد، حسان احمد، تانیس احمد بدر، حاذق احمد، احسن احمد، ریان احمد صدیقی، ذیشان محمد، اطہر احمد، شایان احمد، رمیض عباس قاضی، معراج احمد شایان، موحد احمد اکمل، ذیشان وحید، حسیب احمد، کامران اعجاز، عمران اعجاز۔

تقریب آمین میں شامل ہونے والے یہ خوش نصیب بچے ہالینڈ کی درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Nunspeet	Zwolle
Amstelveen	Almere
Zoetermeer	Arnhem
Maastricht	DenHaag
Rotterdam	Eindhoven

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

28 ستمبر 2019ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج کے پروگرام کے مطابق مستورات جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ جلسہ سے خطاب تھا۔

آج لجنہ کے جلسہ گاہ میں صبح کے اجلاس کا آغاز 10 بجکر 40 منٹ پر حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی زیر صدارت ہوا۔ جو دوپہر بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ کے علاوہ ایک نظم اور دو تقاریر ہوئیں۔ ایک تقریر اردو زبان میں تھی اور دوسری تقریر ڈچ زبان میں تھی۔ پروگرام کے اختتام کے بعد حضور انور کی آمد تک کے عرصہ میں بھی بعض لجنہ ممبرز نے نظمیں پیش کیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ و ناظمہ اعلیٰ نے اپنی نائب ناظمات اعلیٰ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خواتین نے اھلاً وسھلاً و مرحبا کہتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ریحانہ وھاب نے کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ عزیزہ ماریہ حسن زبیر نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ ثوبیہ لغاری صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 21 طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں۔

نورین رضا صاحبہ (ایم ایس سی فزکس) پنجاب یونیورسٹی لاہور
نورین رضا صاحبہ (ایم فل فزکس) پنجاب یونیورسٹی لاہور
امۃ المجیب نیر صاحبہ (ایم ایس سی Environmental بیالوجی) نائجیریا
تانیہ سعید (Primary Education بورڈ کے امتحان میں 98 فیصد نمبر)
روشنی نعیم (بی ایس سی مائیکرو بیالوجی) جناح یونیورسٹی کراچی
منال بشیر (Primary Education بورڈ کے امتحان میں 100 فیصد نمبر)
نعمانہ طاہر (ایف ایس سی پری انجینئرنگ) نصرت جہاں کالج ربوہ
زنیرہ چوہدری وڑائچ (بی ایس سی انٹرنیشنل کمیونیکیشن اینڈ میڈیا) UTRECHT ہالینڈ
بشریٰ بشارت (ایم فل کیمسٹری) سرگودھا یونیورسٹی پاکستان
عروج کھرل (بی ایس سی) Geneeskunde ERAMUS یونیورسٹی
نائلہ نیلوفر حفیظ (ایم ایس سی) Tandheelkunde VRIJE یونیورسٹی ایمسٹرڈیم
ظل ھما عباسی (ایف ایس سی پری انجینئرنگ) فیصل آباد پاکستان
Irma Marie-Louise (ایم ایس سی) Geneeskunde یونیورسٹی Van Maatricht
فائقہ احمد (بی ایس سی سول انجینئرنگ) UAE یونیورسٹی
طیبہ سعدیہ (بی ایس سی سائیکالوجی) سرگودھا یونیورسٹی پاکستان

Emine Rustemi (پرائمری ایجوکیشن بورڈ کے امتحان میں 100 فیصد نمبر)
شافعیہ محمود (GCSE_8/اے سٹار اور 5/اے) برنٹ ووڈ ہائی اسکول یو کے
ماریہ چوہدری (بی ایس سی Zoology) پنجاب یونیورسٹی لاہور
عدیلہ نعیم چوہدری (بی ایس سی ایکسر سائز اینڈ ہیلتھ فزیالوجی) کیلگری یونیورسٹی کینیڈا
نظرین Sahebali (بی اے) مڈل ایسٹرن سٹڈیز Leiden یونیورسٹی
رویۃ النور Compier (Exceptional Performance پرائمری ایجوکیشن)

تعلیمی ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد 12 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جو نئی ایجادات انسان کو کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان میں یہ ایک ایجاد بھی بڑی اچھی ایجاد ہے کہ ٹی وی پر، بڑی سکرین پر عورتوں میں بھی حسب ضرورت مردوں کی طرف سے آواز اور تصویر مختلف تقریروں اور پروگراموں کی پہنچ جاتی ہے اور جب بھی مردوں میں خلیفہ وقت کا خطاب ہوتا ہے تو عورتوں میں بھی ٹی وی اور سکرین کے ذریعہ سے یہ سنا اور دیکھا جا سکتا ہے۔ اور یہ چیز عورتوں کے لیے کافی بھی ہونی چاہئے۔ لیکن پھر بھی جلسوں کے جو پروگرام رکھتے ہیں وہ خلیفہ وقت کا خطاب عورتوں میں بھی رکھتے ہیں کیونکہ عورتوں کی طرف سے یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت ان کے جلسہ میں آکر براہ راست ان سے مخاطب ہو۔ لجنہ کے اس مطالبے کو پورا کرنے کیلئے میں بھی عموماً چھوٹی جماعتوں کے جلسوں پر بھی لجنہ سے براہ راست خطاب کرتا ہوں۔ اور آج اس وقت اس لیے یہاں آیا ہوں کہ آپ سے براہ راست مخاطب ہوں۔ ہم قرآن کریم میں دیکھتے ہیں کہ عموماً مردوں کو جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو تلقین کی گئی ہے ان میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس لیے بنیادی باتوں کے بارہ میں عورتوں کے لیے بھی مردوں کا خطاب ہی کافی ہونا چاہئے۔ اگر حقیقت میں ان نصیحتوں کی طرف، ان باتوں کی طرف عمل کرنے کی طرف توجہ ہو اور یہاں بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو جہاں اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو علیحدہ علیحدہ مخاطب بھی کیا لیکن بات ایک ہی تھی۔ قرآن کریم میں بعض ہدایات ایسی ہیں جن میں صرف عورتوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ بہر حال اگر بنیادی باتوں پر توجہ ہو جائے اور ان پر عمل ہو جائے تو مردوں اور عورتوں کے متعلق جو بعض احکامات ہیں ان کی جزئیات ہیں ان کی تفصیل ہے یا بعض حکم مردوں اور عورتوں کیلئے ان کو علیحدہ علیحدہ مخاطب کر کے دیئے گئے ہیں۔ عمومی مضبوط بنیاد کی وجہ سے اگر عمل کرنے کی نیت ہو تو بنیاد بن جاتی ہے اور اس بنیاد کی وجہ سے جو باتیں مردوں کو مخاطب کر کے کی جاتی ہیں عورتیں بھی خود بخود ان پر عمل کرنے لگ جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر بنیادی باتوں پر عمل نہیں جو خطبات میں بیان کی جاتی ہیں۔ مردوں کی تقریروں میں بیان کی جاتی ہیں۔ عمومی خطابات میں بیان کی جاتی ہیں تو یہ علیحدہ تقریریں بھی جو لجنہ میں کی جاتی ہیں ان کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن بہر حال یہ بھی صحیح ہے کہ کسی کو براہ راست مخاطب کر کے بات کی جائے تو اس کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور اسی لیے خلفائے وقت کا یہ طریق رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض دفعہ بلکہ اکثر مرتبہ یہی ہوتا ہے کہ عورتوں کے خطابات میں بھی بعض ایسی باتیں بیان کی جاتی ہیں جو مردوں کے لیے بھی یکساں ضروری ہوتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا عورتوں سے براہ راست خطاب کا فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اگر مردوں کو ان باتوں کا اثر نہیں ہو رہا ہوتا تو کم از کم عورتوں پر اثر ہو جائے۔ کوئی نہ کوئی تو ایک گھر میں ایسا ہو جو ان باتوں کو سن کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اور دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ عورتوں پر اکثر جگہ اثر بھی ہوتا ہے۔ اس لیے ہم کبھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ عورتوں سے خطابات کرنا وقت کا ضیاع ہے اور بے فائدہ ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اکثر اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ براہ راست عورتوں کو جو خطاب کیا جائے تو ان میں نہ صرف اثر ہوتا ہے بلکہ غیر معمولی مثبت تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر براہ راست خطاب کا ایک یہ بھی فائدہ ہے اور اس لیے بھی ضروری ہے کہ عورتوں کی گودوں میں نئی نسل پروان چڑھ رہی ہے اور ان کی بہتر تربیت کے لیے ماؤں کا بہت بڑا کردار ہے اور جب براہ راست عورتوں سے مخاطب ہوا جائے تو انہیں اپنی ذمہ داری کا پہلے سے بڑھ کر احساس ہوتا ہے۔ ہاں بعض ایسی ڈھیٹ مائیں بھی ہوتی ہیں اور عورتیں ہوتی ہیں جن کو اس بات سے کچھ پرواہ نہیں ہوتی اور وہ یہی کہتی ہیں، وہی پرانی باتیں دہرانے لگ جاتے ہیں۔ یہ تمہید میں اس لیے باندھ رہا ہوں، یہ ساری باتیں اس لیے بیان کیں کہ میں اس وقت جو چند مختصر باتیں کروں گا اس کو غور سے سنیں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ صرف یہ نہیں کہ میں یہاں آیا، آپ سے خطاب کیا، آپ نے سنا اور گھر چلی گئیں اور پھر وہی صبح ہوئی اور شام ہوئی۔ نہ دین رہا نہ اس کی پرواہ رہی۔ بہر حال جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہی پرانی باتیں دہرائی جاتی ہیں ان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم اور حدیث اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے احکامات اور ارشادات اور اسوہ رسول اور نصائح کبھی بھی پرانی باتیں نہیں بنتیں بلکہ ہر لحظہ وہ ایک نئے زاویے کے ساتھ دین کا ادراک پیدا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں میں یہ بھی واضح کردوں کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ برائی یا کمزوری صرف عورتوں میں ہے اس لیے میں عورتوں سے مخاطب ہوں۔ مردوں میں یہ کمزوری شاید عورتوں سے بڑھ کر ہو اور اکثر جگہ یہ کمزوری اور برائی ان میں دیکھنے میں آتی بھی ہے۔ پس مردوں کو بھی یہ باتیں سن کر اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے تا کہ گھر جا کر صرف عورتوں کو یہ نہ کہیں کہ تمہارے اندر برائیاں تھیں، تمہیں مخاطب کیا گیا ہے بلکہ یہ ایک مجھے موقع ملا ہے جہاں سے دونوں کو مخاطب کروں تو اس لیے میں یہ بیان کر رہا ہوں۔ پس مردوں کو اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ میں عموماً جتنا مردوں کو مخاطب کر کے باتیں کہتا ہوں اگر ہمارے مردوں کی اکثریت ان کو سن کر ان پر عمل کرنے لگ جائے تو عورتیں تو ان کے نمونے دیکھ کر ہی خود بخود اپنی اصلاح کرلیں گی ان میں تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت یہاں رہنے والے احمدیوں کی اکثریت ان لوگوں پر مشتمل ہے جو حالات کی وجہ سے اور خاص طور پر مذہبی حالات کی وجہ سے پاکستان سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اگر معاشی حالات کی وجہ سے بھی ہجرت کی ہے تو چند ایک اچھے پڑھے لکھے لوگ ہیں ان کے علاوہ اکثریت نے یہاں کی حکومت کو اپنی ہجرت کا مقصد پاکستان میں احمدیوں کے لیے مذہبی آزادی نہ ہونا بتایا ہے اور یہاں کی حکومت نے باوجود جہاں بعض اسلام مخالف لوگوں کے شور مچانے کے آپ لوگوں کو اسائلم دیا ہے اور آزادی سے اپنے مذہب کے اظہار کا موقع دیا ہے۔ پس اس حوالہ سے ہمیں دو باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ ان ملکوں کی حکومتوں کا شکر گزار بنیں جنہوں نے آپ کے مذہبی حقوق قائم کر کے مذہبی آزادی دی، جہاں ہم آزادی سے نمازیں بھی پڑھ سکتے ہیں اور تبلیغ بھی کر سکتے ہیں۔ اس لیے اس ملک کی بہتری کے لیے شکر گزاری کے طور پر ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ کس طرح ہم ان ملکوں کو فائدہ پہنچا سکیں اور سب سے بڑا فائدہ جو ہم ان کو پہنچا سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کریں، تبلیغ کریں۔ یہ غلط تاثر ہے کہ عورتوں کو تبلیغ کے موقع نہیں ملتے۔ ملتے ہیں اور بہت ملتے ہیں اور اس کیلئے پروگرام بنانے چاہئیں۔ پس شکر گزاری کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ان کو اسلام کا حقیقی پیغام پہنچایا جائے تا کہ جو بلاوجہ کی مخالفت مسلمانوں کے غلط رویے کی وجہ سے کی جاتی ہے اور اس وجہ سے پھر آنحضرت ﷺ کے نام کو بھی استہزا کا شکار بنایا جاتا ہے اس کو ہم نے دُور کرنا ہے۔

دوسری بات یہ کہ کیونکہ مذہبی وجوہات کی بناء پر ہمیں یہاں رہنے کی اجازت ملی ہے اس لئے اپنی دینی اخلاقی اور روحانی حالت کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ہمیں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ان پر پورا اترنے کی کوشش کریں۔ آپ علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے ہیں ہر عورت اور مرد کو ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی مانا ہے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ہمیں حکم دیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی پیشگوئی فرما کر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ آخری زمانے میں جب مسیح و مہدی دعویٰ کرے گا تو اسے مان لینا، اسے قبول کر لینا، اس کی جماعت میں شامل ہو جانا بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اسے میرا سلام پہنچانا۔ اس لئے کہ آنے والا مسیح اور مہدی اسلام کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کی تجدید کیلئے آئے گا۔ اس کو نئے سرے سے دنیا کو دکھانے کیلئے آئے گا۔ اسلام کی خوبصورتی جس کو بعض مفاد پرست علماء نے داغدار کر دیا ہے اس خوبصورتی کو نکھار کر پیش کرنے کیلئے آئے گا۔ اس لئے اس کو ماننا تا کہ تمہیں اسلام کی صحیح تعلیم کا پتا لگے۔ مسیح موعود کی آمد سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہوگی ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ اسلام کی خوبصورت اور پاک تعلیم جس کو پیروں، فقیروں اور نام نہاد علماء نے توڑ مروڑ کر اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیا ہے اس کی حقیقی تصویر اللہ تعالیٰ کی خاص رہنمائی سے دنیا کے سامنے مسیح موعود رکھے گا۔ پس مسیح موعود کو قبول کرنا اور آپ کی نصائح اور ارشادات پر عمل کرنا کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ یہی حقیقی اسلام ہے۔ اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو ان باتوں کو غور سے سننا چاہئے اور ان پر عمل کرنا چاہئے ورنہ آپ کی بیعت میں آنے کا دعویٰ ایک خالی اور کھوکھلا دعویٰ ہے۔ آپ علیہ السلام نے بڑے واضح طور پر فرمایا ہے کہ میں حکم اور عدل ہوں اور اگر تم میرے ہاتھ پر بیعت کر کے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا سمجھ کر پھر میری باتوں پر عمل نہیں کرتے، میں جو فیصلے کرتا ہوں جو نصائح کرتا ہوں ان پر عمل نہیں کرتے، جو میں نے کہا ہے اس پر عمل نہیں کرتے تو پھر اپنے ایمان کی فکر کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیں بہت فکر کرنی چاہئے کہ ایک طرف تو ہم اپنے ملک سے اس ملک میں اس لئے آئے ہیں کہ ہمیں اپنے ایمان کے مطابق عمل سے روکا جا رہا ہے، دوسری طرف ہم یہاں آکر اس بات کو بھول جائیں کہ جس پر ایمان لانے کی وجہ سے ہم نے ہجرت کی اس کی باتوں پر توجہ نہ دیں، دنیا کی رنگینیاں دیکھ کر بھول جائیں کہ ہمارا ایمان ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے؟ ہم نے آنحضرت ﷺ کے جس عاشق صادق کو مانا ہے اور جس کے ہاتھ پر بیعت کر کے ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم آنے والے مسیح و مہدی کے ہاتھ پر بیعت کر کے احیائے دین کریں گے، دین کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے اپنی بھر پور کوشش کریں گے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے، خدا تعالیٰ کے قریب ہوں گے لیکن یہاں آکر دنیا دیکھ کر ہم صرف اس بات کو

دیکھنے والے بن جائیں کہ زیادہ سے زیادہ روپیہ پیسہ کس طرح کمایا جاسکتا ہے، دولت کس طرح کمائی جا سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بار بار جس بات کی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلقین فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ہم آپ کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔ صرف دکھاوے کی توجہ نہیں بلکہ حقیقی توجہ ہو۔ کل خطبہ میں بھی مَیں نے ذکر کیا تھا کہ کس طرح توجہ ہو کس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت قائم کی جائے۔ اپنی نمازوں کو سنوارو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی بات پر زور دیا کہ اپنی نمازوں کو سنوارو۔ استغفار کی طرف توجہ کرو۔ استغفار کرنے سے آدمی بہت سی غلط قسم کی خواہشات سے بچتا ہے، غلط کاموں سے بچتا ہے۔ استغفار کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو اور یاد رکھو کہ موت یقینی ہے۔ ایک روز آنی ہے۔ جب انسان موت کو یاد رکھتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ دنیا جو صرف چند روزہ ہے یہی میری زندگی کا مقصد نہیں ہے بلکہ مرنے کے بعد کی زندگی ہی اصل زندگی ہے اور جب اس کی حقیقت پتا چل جائے گی، اس کا احساس ہمارے دل میں پیدا ہوگا تو پھر دنیاوی چیزوں کے حصول کیلئے ہماری جو ہر وقت کوششیں رہتی ہیں وہ نہیں ہوں گی۔ اس بات پر ہی توجہ نہیں ہوگی کہ فلاں عورت کا زیور بڑا اچھا ہے۔ مَیں نے بھی ویسا ہی بنانا ہے۔ فلاں عورت کا گھر بہت بڑا ہے ہمیں بھی ویسا ہی لینا چاہئے اور اس کے لئے پھر خاوندوں کو ہر وقت دباؤ میں رکھا جائے یا مرد بھی اسی لالچ کے پیچھے پڑے رہیں۔ یا فلاں نے، عورتوں میں خاص طور پر فیشن کی باتیں ہوتی ہیں کہ فلاں نے بڑے اچھے فیشن کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں، مَیں نے بھی ویسے لینے ہیں۔ یہاں آکے جو پیسہ آتا ہے تو پھر پاکستان کے ڈیزائنرز کے کپڑے بنانے کا بڑا شوق پیدا ہوجاتا ہے حالانکہ وہی کپڑے سستے بھی مل جاتے ہیں۔ چاہے توفیق ہو نہ ہو اسی بات پر زور دیا جاتا ہے کہ ہم نے نئے فیشن کے کپڑے پہننے ہیں۔ ضرور پہنیں لیکن اپنی پہنچ کے اندر رہتے ہوئے۔ یہ ایک مؤمن کا کام نہیں ہے کہ دنیاوی چیزوں پر نظر رکھے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں جن سے فائدہ ضرور اٹھانا چاہئے لیکن یہ نہیں کہ ان چیزوں کے حصول کے لئے گھروں میں فساد برپا ہوجائیں۔ ہاں اگر مقابلے کرنے ہیں، مقابلہ اچھی چیز ہے، مقابلہ کریں، لیکن مقابلے کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ فلاں نے دین کی خاطر اتنی بڑی قربانی دی ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے تو میں بھی اس سے بڑھ کر قربانی کروں گا۔ فلاں شخص کی اولاد بڑی نیک ہے جن کی نمازوں پر بھی توجہ ہے اور دینی کاموں کی طرف بھی توجہ ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی نمازوں کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور اس کیلئے کوشش کی جائے۔ خدا تعالیٰ میری اولاد کو بھی دین کی خدمت میں پیش پیش رکھے اور عبادت کرنے والا بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک احمدی مؤمن اور مؤمنہ میں دین میں بڑھنے کیلئے مسابقت کی روح ہونی چاہئے نہ کہ دنیاوی چیزوں کیلئے۔ اور جب اس سوچ کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جو بڑی وسیع رحمت اور مغفرت والا ہے جو اپنی طرف آنے والے بندے سے بے انتہا پیار کا سلوک کرتا ہے وہ بندوں کی نیک خواہشات اور دعاؤں کو سنتا ہے ان کے نیک عمل کو قبول کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورت جب حقیقی عابدہ بنتی ہے تو اس کا اثر صرف اسی تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کی اولاد پر بھی اس کا نیک اثر پڑتا ہے اور نیک چھاپ پڑتی ہے بلکہ مردوں پر بھی نیک اثر ہوجاتا ہے۔ بہت ساری نیک عورتیں ہیں جنہوں نے مردوں کو بھی نیکی کی طرف مائل کرلیا اور اسی لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم بھی بنائی تھی کہ عورتیں خود نیکیوں میں بھی بڑھیں اور جماعتی کاموں میں بھی آگے آئیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنتی رہیں۔ خاص طور پر لڑکیاں تو بڑی عمر تک ماؤں کے عملوں کو دیکھتی ہیں۔ وہ دیکھتی ہیں کہ مائیں ہماری کیا کررہی ہیں۔ جب ایک لڑکی اپنی عبادت کرنے والی اور ذکر الٰہی کرنے والی ماں کو دیکھتی ہے تو ایک نیک اثر اس پر قائم ہوتا ہے اور اگر ہماری اگلی نسل کی تربیت اس طرح پر ہوجائے کہ اس میں عبادت کرنے والے بچے اور عبادت کرنے والی بچیاں پیدا ہونی شروع ہوجائیں تو یقیناً ہم جہاں اپنی اولاد کو دنیا کی برائیوں سے بچانے والے ہوں گے وہاں آپ آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی دنیا کی برائیوں سے بچانے والی اور خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والی بن جائیں گی۔ پس عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان ملکوں میں جہاں آزادی اور روشن خیالی کے نام پر ایسی باتوں کے اظہار کئے جاتے ہیں جس سے ہر قسم کے جذبات انگیخت ہوتے ہیں، ان ملکوں میں تقویٰ پیدا کرنے کیلئے خاص جدوجہد کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے تاکہ نیکیوں میں توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور دنیاوی برائیوں سے ہم بچ سکیں اور اپنی نسلوں کو ان سے بچا سکیں اور اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم حقیقی تقویٰ اپنے اندر پیدا کرنے والے بن سکیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ اب دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 1 بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اسکے بعد ناصرات اور لجنہ کے مختلف گروپس نے ڈچ، عربی، اردو اور بنگلہ زبان میں ترانے اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ آخر پر افریقن گروپ نے اپنے مخصوص انداز میں کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔

بعد ازاں 2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے جا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

غیر از جماعت مہمانوں سے خطاب

آج مردانہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں کا ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ اس پروگرام میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے 125 مہمانوں نے شرکت کی۔ مہمانوں کی ایک بڑی تعداد ہمسایہ ملک بلجیم سے آکر بھی شامل ہوئی تھی۔

ان مہمانوں میں نن سپیٹ کے میئر DHR.B Van De Weerd، سابق ممبر پارلیمنٹ DHR. Harry Van Bommel، فری لانس جرنلسٹ Patron Ihrc، Dhr. چائلڈ سائیکالوجسٹ Ewout Klei، Nikita ڈچ سپریم کورٹ کی جج Shahbazi، Mrs. Dana Baldinger اپنے خاوند کے ساتھ آئیں، Mr. Herman Meester سکالر Linguistics & Economics، جج کریمنل کیسز Mr. IC Gillesse، پبلک Prosecutor مکرم Corine Potter، لاہوری جماعت کے چیئرمین Dhr. Jahier Khan

اسکے علاوہ وکلاء، ڈاکٹرز، ٹیچرز، بزنس مین اور مختلف اداروں اور محکموں میں کام کرنے والے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبداللطیف فرحان صاحب نے کی اور بعد ازاں اس کا ڈچ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد ایک مہمان Mr.L.Klappe، Elderman Gemeente Ermelo نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا۔ آپ لوگ بہت رضا کارانہ کام کرتے ہیں اور معاشرہ کا فعال حصہ ہیں۔ ہمارے علاقہ میں آپ کی جماعت نے کافی کام کیا ہے۔ سال کے آغاز پر وقار عمل کرتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ کی کمیونٹی کے لوگ ہمارے شہر میں آباد ہوتے رہیں۔ ابھی آباد ہونا شروع نہیں ہوئے۔ آپ جب بھی ہمارے شہر آتے ہیں، آپ ہمارے ساتھ ایک قسم کا تعلق بناتے ہیں جس سے ہمارے آپس کے پیار اور بھائی چارہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ ایک پُرامن جماعت ہیں اور مذہبی آزادی کا صحیح رنگ میں استعمال کرتے ہیں۔

اس کے بعد سابق ممبر پارلیمنٹ Harry Van Bommel صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔ ہم تھائی لینڈ، ملائشیا کے احمدی رفیوجیز کے حوالہ سے کوشش کررہے ہیں۔ ان کا معاملہ ہالینڈ کی پارلیمنٹ میں بھی اُٹھایا ہے اور ہم انشاء اللہ ان کی مدد کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ یہاں بھی اور یورپ میں بھی راستہ کھلے گا۔ چار ماہ قبل میں خود بھی تھائی لینڈ اور ملائشیا گیا تھا اور ان رفیوجیز سے ملا تھا۔ یہ وہاں بہت مشکل اور تکلیف دہ حالات میں ہیں۔

بعد ازاں میئر Gemeente Nunspeet (DHR.B.Van De Weerd) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کے یہاں آنے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ ہم خلیفہ کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ سے ہمارا پرانا تعلق ہے۔ آپ لوگوں کی ہمارے معاشرے میں خاص حیثیت ہے۔ آپ کے پیار، امن، بھائی چارہ کی ہمیں ضرورت ہے۔ آپ کا جلسہ ایک مذہبی جلسہ ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا جلسہ بہت خاص ہے۔ ان تین دنوں میں ہم سب اس بات پر غور کریں گے کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ ہم اپنے معاشرے کو کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں۔ اُمید ہے آپ ان سوالوں کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

اسکے بعد 4 بجکر 50 منٹ پر حضور انور نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ جس کا اردو ترجمہ پیش ہے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانان! آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و سلامتی ہو۔ سب سے پہلے تو میں اپنے مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی اور آج ہمارے ساتھ موجود ہیں باوجودیکہ اسلام اور بانی اسلام کے خلاف گزشتہ سالوں سے بہت کچھ بولا جارہا ہے۔ درحقیقت اسلام کے متعلق غلط معلومات اور نفرت پھیلانے اور رسول کریم ﷺ کے کردار کو داغ دار کرنے کی منظم کوشش کی گئی ہے۔ ایک مسلمان کمیونٹی کی طرف سے منعقدہ مذہبی تقریب میں آپ کی شمولیت آپ کی وسعت قلبی اور کشادہ ذہنی کی تصدیق کرتی ہے اور اس فعل پر آپ کی تعریف ہی کرسکتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ آپ کی فراخ دلی اور تحمل مزاجی ہمیشہ آپ کے اندر موجود رہے اور مزید پھیلے تاکہ تمام کمیونٹیز کے لوگ امن اور ایک دوسرے کے ساتھ باہمی محبت و احترام کے ساتھ رہ پائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی مسلمانوں کا پختہ یقین ہے کہ مذہب ہر ایک کا ذاتی معاملہ ہے۔ یہ تو دل کا معاملہ ہے اور کسی کو دوسرے کے عقائد کے متعلق غلط باتیں کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کسی کو دوسروں کی مقدس ہستیوں کا مذاق نہیں اُڑانا چاہیے۔ کیونکہ لوگوں سے امتیازی اور نفرت کا سلوک کرنے سے صرف درد اور تکلیف ہی جنم لیتی ہے اور مزید تفریق ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس تحمل اور باہمی عزت و احترام کو سنگِ بنیاد بنا کر ہم پُرامن اور ہم آہنگی پر مشتمل معاشرہ تعمیر کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ غیر مسلم دنیا میں لمبے عرصہ سے رسولِ کریم ﷺ کی کردار کشی کی جارہی ہے۔ اور یہاں ہالینڈ میں بھی بعض لوگ اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے میں پیش پیش ہیں اور یہ لوگ قرآن کریم اور رسولِ کریم ﷺ پر بے ہودہ اور کلیتاً جھوٹے اعتراضات لگا رہے ہیں۔ چنانچہ اس حوالہ سے میں جو بھی مختصر وقت میسر ہے اس میں اسلام کی اصل تعلیمات اور بانی اسلام رسولِ کریم ﷺ کے کردار کے حوالہ سے بات کروں گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تاہم آگے بڑھنے سے قبل میں عمومی طور پر بتانا چاہوں گا کہ اصل میں ''امن'' کیا چیز ہے اور کیوں اتنا اہم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ذاتی سطح پر ''امن'' ایک ایسی چیز ہے جسے پانے کی ہم میں سے ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن وسیع پیمانہ پر ''امن'' ایک ایسی چیز ہے جس کو حاصل کرنے کا مختلف اقوام اور کمیونٹیز دعویٰ کرتی ہیں۔ بہر حال ''امن'' کیا چیز ہے اور ہمیں اس کی کیوں ضرورت ہے؟ میرے خیال میں ''امن'' کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ ایک تو بیرونی امن ہوتا ہے اور دوسرا اندرونی امن ہوتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اکثر لوگ ظاہری طور پر تو خوش اور مطمئن ہونے کا دکھاوا کر سکتے ہیں لیکن بے شک بیرونی طور پر ان میں سکون نظر آتا ہے لیکن وہ اندرونی طور پر سکون سے محروم ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر طاقتور اور اثر و رسوخ رکھنے والے لوگ اکثر امن کے قیام کی بات کرتے ہیں جبکہ ان کے پاس دنیا کی تمام آسائشیں اور سہولیات مہیا ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان میں سے بہت سے لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ذہنی سکون کی تلاش میں رہتے ہیں اور وہ ذہنی تناؤ کا شکار رہتے ہیں۔ بیرونی اور دنیاوی نقطہ نظر سے تو ان کے پاس ہر وہ چیز ہوتی ہے جو وہ چاہتے ہیں لیکن پھر بھی ان کے دماغ پریشانی اور خوف سے جکڑے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے دل سکون سے خالی ہوتے ہیں۔ پس حقیقت یہی ہے کہ جب تک کوئی شخص دلی اطمینان حاصل نہ کرلے ان کی دنیاوی آسائشیں بے معنی ہوتی ہیں۔ آسان الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ واحد چیز جو پیسہ سے خریدی نہیں جاسکتی وہ اندرونی امن ہے۔ مثال کے طور پر ایک امیر ماں جس کے پاس اپنی ضرورت سے بڑھ کر مال و دولت کی فراوانی ہو مگر اس کا بچہ کہیں گم ہوجائے تو دنیا کی ہر ممکنہ آسائش ہونے کے باوجود وہ دیوانی اور مایوس ہوتی ہے جب تک کہ وہ اپنا بچہ نہیں پالیتی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افسوس ہے کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ہر دو قسم کے ممالک میں دماغی صحت کے مسائل میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ امیر ممالک میں کافی لوگ مالی طور پر مستحکم ہونے کے باوجود خودکشیاں کر رہے ہیں، اعصابی حملوں اور ڈپریشن کا شکار ہورہے ہیں۔ اس میں بھی حیرانی والی بات نہیں کہ معاشرے کے کمزور اور بے دست و پا افراد جو اپنی بنیادی ضروریات بھی پوری نہیں کر پارہے اور جو اُن آسائشوں کے حاصل کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں جو کہ دوسروں کو میسر ہیں، ان میں بھی دلی سکون میں کمی عام پائی جاتی ہے۔ پس مایوسی اور اندرونی بے چینی امیروں اور غریبوں دونوں میں محسوس کی جاسکتی ہے۔ ایک طرف امیر لوگ جن کے پاس ضرورت کی ہر چیز مہیا ہے وہ دلی سکون سے محروم ہیں تو دوسری طرف ضرورت مند اور غریب اپنے حالات سے پریشان ہیں اور دوسروں کی طرح آرام دہ زندگی کو حاصل کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ لوگوں کے بے شک مقاصد اور خواہشیں مختلف ہوں اور بے شک وہ دنیاوی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن دلی سکون حاصل کرنے میں ناکامی کے لحاظ سے سب ایک جیسے ہی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل ناقدین، دنیاوی مسائل کی وجہ مذہب اور بالخصوص اسلام کو قرار دینے میں جلدی کرتے ہیں۔ حالانکہ بہت سے لوگ جو کہ اندرونی اضطراب اور بے چینی کا شکار ہیں وہ ایسے ہیں جو کلیتاً مذہب سے دور رہ کر زندگی گزار رہے ہیں۔ پس ان کے مسائل کی وجہ سے اسلام یا کسی دوسرے مذہب کو موردالزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک مذہبی رہنما ہونے کی حیثیت سے میرا پختہ ایمان ہے کہ مذہب دورِ حاضر کے مسائل کی وجہ بننے کی بجائے ان مسائل کا حل ہے۔ اور اسلامی نقطہ نظر سے اس کا حل بہت ہی سادہ ہے۔ رسولِ کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ حقیقی ذہنی سکون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو پہچانے اور اس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرے کیونکہ اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ امن و سکون کا منبع ہے۔ وہ اپنی تمام مخلوقات کے لیے چاہتا ہے کہ وہ مذہب اور عقیدہ سے بالا ہوکر پرامن زندگی بسر کریں۔ مزید رسولِ کریم ﷺ نے تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو پالنے والا اور رزق عطا کرنے والا ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کو نہیں پالتا بلکہ اس کا رحم تمام انسانیت پر محیط ہے خواہ وہ عیسائی ہوں، ہندو ہوں، سکھ ہوں، یہودی ہوں یا دوسرے مذاہب کے ماننے والے ہوں اور اُن پر بھی جو کسی بھی مذہب کو نہیں مانتے اور اللہ تعالیٰ کے وجود کے انکاری ہیں۔ اسلام مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ انہیں چاہیے کہ وہ اپنی تمام تر قابلیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنائیں۔ اسی لیے رسولِ کریم ﷺ نے اپنے پیروکاروں سے متعدد مرتبہ فرمایا کہ وہ رحم دل بنیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے والے ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بانیٔ اسلام ﷺ نے ایک سنہری اصول عطا فرمایا کہ ایک حقیقی مسلمان کو چاہیے کہ وہ دوسروں کیلئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ میرے نزدیک اس سادہ مگر انتہائی گہرے نقطہ پر صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دوسرے بھی عمل پیرا ہوں تو یہ معاشرے کیلئے دیرپا امن کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ کوئی شک نہیں کہ ہر کوئی اپنے لیے اور اپنے چاہنے والوں کے لیے امن کی خواہش کرتا ہے لیکن اگر لوگ یہ دعویٰ کریں کہ وہ اپنے مخالفین اور حریفوں کے لیے چاہتے ہیں کہ وہ امن اور سکون سے زندگی گزاریں تو ان میں سے اکثر جھوٹ بول رہے ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ وہ شرافت کا معیار ہے اور فراخ دلی کی روح ہے جس کا اسلام تقاضا کرتا ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب اور تعلیم ہے جو بے نفسی کو فروغ دیتا ہے اور بنی نوع انسان کو ہر قسم کی خودغرضی ترک کرنے پر زور دیتا ہے۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ نے یہ اصول بیان فرمایا کہ انسان کو چاہیے کہ وہ کشادہ دل ہو اور اس کی نیت میں کوئی کھوٹ نہ ہو۔ اپنے لیے بہترین کی خواہش کرنے کی بجائے اسے چاہیے کہ دوسروں کیلئے بھی اس کی وہی خواہش ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افسوس ہے کہ آج کل کی دنیا میں ہمیں اس کے برعکس نظر آتا ہے۔ ذاتی مفادات اور لالچ جدید معاشرہ کو کھا چکے ہیں۔ فساد، فتنہ اور جنگ میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور عدل و مساوات کے اصول مسلسل نظرانداز کیے جارہے ہیں۔ یہ چیز کئی امیر اور طاقتور ممالک کی خارجہ پالیسیوں سے ظاہر ہورہی ہے۔ حالیہ تاریخ یہی بتاتی ہے کہ بڑی طاقتیں قیامِ امن کے نام پر دور دراز کے علاقوں میں اپنی افواج بھیجتی ہیں لیکن وقت نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اس کے پیچھے ان کے اصل مقصد ذاتی مفادات اور ان کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح کے اختلافات میں اگر ان کا ایک بھی فوجی مارا جائے تو ماتم شروع ہوجاتا ہے اور پھر وہ بدلہ لینے کی قسمیں کھاتے ہیں۔ حالانکہ جب ان کے اپنے بم اور دیگر ہتھیار سینکڑوں بلکہ ہزاروں معصوم شہریوں کی جانیں لینے کا باعث بنتے ہیں تو کسی قسم کے افسوس یا غم کا اشارۃً اظہار تک نہیں کیا جاتا۔ اس قسم کی بے انصافیوں کے نتائج دوررس اور نہایت تباہ کن ہیں۔ مقامی لوگوں کو نظر آرہا ہے کہ ان کی زندگیوں کی قدرو قیمت بہت کم ہے بہ نسبت ان لوگوں کی زندگیوں کے جن کا تعلق طاقتور اقوام سے ہے۔ اس قسم کے دہرے معیار اور انسانیت کی کمی کی وجہ سے وہ مایوسی، غصہ اور نفرت سے مغلوب ہوجاتے ہیں اور پھر ان کے یہ جذبات کسی وقت ابل کر باہر آکر خطرہ بن جاتے ہیں۔ ان قوموں کا امن و تحفظ تباہ ہوچکا ہے لیکن باقی دنیا کی یہ بے وقوفانہ سوچ ہوگی کہ اس سے وہ متاثر نہیں ہوں گے۔ بلکہ دنیا اس وقت آپس میں اس قدر جڑی ہوئی ہے کہ ایک جگہ پر ہونے والے مظالم کے نتائج دوسرے ممالک تک بھی جا پہنچتے ہیں اور گزشتہ سالوں میں اس کی کئی مثالیں ہم دیکھ چکے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر ہم اپنی ذاتی زندگیوں اور اجتماعی سطح پر واقعی امن چاہتے ہیں، تو سب سے اہم یہ بات ہے کہ ہم دوسروں کیلئے وہی پسند کریں جو اپنے لیے کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دنیا میں حقیقی امن کی بنیاد کا یہی سادہ سا اصول ہے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے، آنحضرت ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ حقیقی امن قائم کرنے کے لیے بنی نوع انسان کو خدا پر ایمان لانا ہوگا، جو کہ امن دینے والا، عظمت والا اور پاکیزگی والا ہے۔ اور پھر اس کی صفاتِ حسنہ کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنی نوع انسان کو امن قائم کرنے کیلئے اپنے ذاتی مفادات کو سامنے رکھنے کی بجائے خلوصِ دل سے کوشش کرنی ہوگی۔ یقیناً آج دنیا میں جو زیادہ تر اختلافات ہیں، ان کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ متعلقہ گروہ کی نیتیں خالص نہیں ہیں۔ ان کے اعمال اور اقوال میں واضح تضاد ہے اور جہاں انسان کے اعمال اس کے اقوال کا ساتھ نہ دے رہے ہوں، وہاں ہرگز

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے
اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24رمئی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور
جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24رمئی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

امن قائم نہیں ہوسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر حکومت اور ہر سیاسی رہ نما، چاہے وہ امریکہ سے ہوں، چین، روس، یورپین ممالک سے، مسلم دنیا سے یا کہیں اور سے، یہ تمام جنگ وجدل اور خونریزی کی مذمت کرتے ہیں۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ یہ مذمت صرف ان کے ذاتی مفادات اور اپنے لوگوں تک ہی محدود ہوتی ہے۔ وہ جو قانون کی بالادستی، انصاف اور انسانی حقوق کے راگ الاپ رہے ہوتے ہیں، جب ان کے مفادات پر حرف آتا ہے تو یہ تمام نعرے کھوکھلے ثابت ہوتے ہیں۔ اگر ان پر حملہ کیا جائے یا ان کے حقوق پامال کیے جائیں تو وہ اس ناانصافی پر سخت غم وغصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ جبکہ یہ خود کمزور ملکوں کو نشانہ بنانے اور اپنے ذاتی مفادات کی خاطر ان ممالک میں خانہ جنگی اور فسادات پھیلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ مختلف گروہوں کو مذاکرات کے لیے مجبور کریں اور انصاف پر مبنی مذاکرات کروائیں، اہم طاقتیں دوسرے ممالک کے تنازعات میں ہمیشہ مداخلت کرتی ہیں اور اس گروہ کو اسلحہ اور فنڈ دیتے ہیں جو کہ ان کے مفادات کا تحفظ کر رہے ہوں۔ یہ جلتی پر آگ کا کام کر رہے ہیں اور نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ معصوم لوگوں بشمول خواتین، بچوں اور بزرگوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور ان کے خاندان تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ شہروں، قصبوں اور دیہاتوں پر حملے ہو رہے ہیں اور انہیں تباہ کیا جا رہا ہے۔ اس کا ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے اور وہ یہ کہ مقامی عوام میں بے چینی بڑھ رہی ہے اور حالیہ سالوں میں جنگوں سے متاثرہ مسلمان ممالک میں یہی بات سامنے آئی ہے۔ کیا وہ بیرونی طاقتیں جو اپنے مفادات کو فوقیت دیتی ہیں، دعویٰ کر سکتی ہیں کہ وہ امن کی سہولت کار ہیں۔ مزید یہ کہ کیا اسلام کے ناقدین دنیا میں فساد کیلئے اسلام کو قصوروار ٹھہرا سکتے ہیں؟ کیا یہ موجودہ فسادات کا ذمہ دار آنحضرت ﷺ کو ٹھہرا سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ واضح رہے کہ دنیا میں فساد چاہے وہ مسلمان دنیا میں ہو یا کہیں اور، اس کا اسلام کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اس کی اصل وجہ ایک طرف تو خودغرض رہنماؤں یا کرپٹ حکومتوں کے مفادات ہیں اور دوسری وجہ باغی اور علیحدگی پسند گروہ ہیں۔ یہ دہشت گردوں اور شدت پسند گروہوں کی گھناؤنی حرکتوں کی وجہ سے ہے جو کہ صرف طاقت میں بڑھنا چاہتے ہیں۔ آج کل دنیا میں فساد کا مرکز بے شک مسلمان ممالک بنے ہوئے ہیں لیکن کوئی بھی یہ انکار نہیں کر سکتا کہ غیر مسلم ممالک نے حل پیش کرنے کی بجائے بگڑے ہوئے حالات کو مزید ہوا دی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ان شدت پسند اور دہشت گردوں کو اسلامی تعلیمات شہ دیتی ہیں لیکن یہ واضح رہے کہ ان باتوں میں دور دور تک حقیقت نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ رسولِ کریم ﷺ نے سکھایا کہ اللہ تعالیٰ امن و سکون کا منبع ہے اور تمام بنی نوع انسان کو پالنے والا ہے۔ اس بات کا ذکر قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں ملتا ہے۔ پس یہ کیسے ممکن ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے عدم برداشت کو فروغ دیا ہو یا معاشرہ میں تفرقہ کا بیج بویا ہو؟ بلکہ آپ ﷺ نے تو اپنی ساری زندگی مختلف مذاہب کے مابین ہم آہنگی کو فروغ دیا اور معاشرہ کی ہر سطح پر، گھر سے لے کر عالمی تعلقات تک، امن پر ہی زور دیا۔ یہ آپ ﷺ کی صرف تعلیمات ہی نہیں تھیں بلکہ آپ ﷺ ان پر عمل پیرا بھی تھے۔ آغاز سے ہی رسولِ کریم ﷺ نے امن کا پیغام پھیلایا اور برداشت اور معاشرتی یک جہتی کو فروغ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے لیے خواہ ان کا تعلق کسی بھی نسل یا مذہب سے ہو کے لیے چاہتا ہے کہ وہ امن سے رہیں اور ہمیشہ انسانی اقدار کو قائم رکھا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اولین مسلمانوں نے جنگیں شروع کیں اور وہ دوسروں کے عقائد کو برداشت نہیں کرتے تھے۔ لیکن تعصب سے پاک اسلامی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ محض جھوٹے اور غلط اعتراضات ہیں۔ جب اسلام کی بنیاد رکھی گئی تو مسلمان خود مکہ میں ظلم وستم کا شکار رہے۔ بعض بڑی بے رحمی سے قتل کیے گئے، بعضوں پر وحشیانہ رنگ میں ظلم کیا گیا لیکن مسلمانوں نے صبر کیا اور کبھی بدلہ نہیں لیا۔ ہر ممکنہ ظلم اور بے رحمی کو برداشت کرنے کے بعد بعض کمزور مسلمان ایک علاقہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے جس کو آج کل ایتھوپیا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے باوجود مخالفینِ اسلام نے مسلمانوں کو سکون کے ساتھ رہنے نہیں دیا بلکہ ان کا پیچھا کرتے ہوئے اس علاقہ کے بادشاہ تک چلے گئے اور بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ ان مسلمانوں کو اپنے علاقہ سے نکال دے اور انہیں زبردستی واپس مکہ بھجوادے تاکہ وہ ان پر مکہ میں اپنا ظلم وستم جاری رکھ سکیں اور اسلام نہ پھیل سکے۔ ان کفارِ مکہ نے بادشاہ کو بتایا کہ مسلمانوں نے ایک نیا عقیدہ گھڑ لیا ہے اور وہ بت پرستی کو برا بھلا کہتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مسلمان فساد پھیلا رہے ہیں اور معاشرے کے امن کو خراب کر رہے ہیں۔ بادشاہ نے جب دفاع پیش کرنے کا کہا تو مسلمانوں نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے والے خدائے واحد پر اپنے ایمان کا اظہار کیا۔ یہ کہ وہ اُسی خدا کی عبادت کرتے ہیں، لیکن تمام قوموں اور معاشروں سے امن کے خواہاں ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مختلف مذاہب اور اعتقادات رکھنے والوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امیر اور طاقت ور لوگوں کو کمزور افراد کے حقوق غصب کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہیے اور غرباء کو بھی امراء سے نفرت نہیں کرنی چاہیے۔

بادشاہ نے مخالفین سے پوچھا کہ کیا کبھی مسلمانوں نے جنگ کا آغاز کیا ہے، کیا کبھی جھوٹ بولا ہے، کیا کبھی وعدہ خلافی کی ہے یا کبھی بغاوت پر اُکسایا ہے؟ اس کے جواب میں مخالفین کے پاس اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ مسلمان ان تمام الزامات سے پاک ہیں۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے متبعین سے انتہا کی نفرت کے باوجود، اور باوجود اسلام کو فنا کرنے کی خواہش کے مکہ والوں نے گواہی دی کہ بانی اسلام ﷺ نے کبھی غلط بیانی نہیں کی، کبھی وعدہ خلافی نہیں کی اور نہ کبھی ظلم وناانصافی سے کام لیا ہے۔ انہیں مجبوراً اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے متبعین معاشرہ میں صرف اور صرف پیار اور محبت قائم کرنا چاہتے ہیں اور توحیدِ باری تعالیٰ کی پر امن طور پر تبلیغ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بانی اسلام ﷺ سخت ترین مخالفت میں بھی صبر کرتے تھے اور اپنی تکلیف صرف خدائے برتر کے حضور پیش کرتے تھے۔ قرآنِ کریم نے آنحضرت ﷺ کا یہ درد بیان کیا ہے کہ میں نے لوگوں کو امن اور فلاح کی طرف بلایا لیکن انہوں نے ظالمانہ رویہ اپنایا۔ مکی دور میں مخالفین کی دشمنی کے باوجود آنحضرت ﷺ نے کبھی مسلمانوں پر مظالم کرنے والوں کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی۔ نہ ہی آپ نے کبھی مکہ کی انتظامیہ کے ساتھ تعاون میں کمی کی یا کسی بھی طرح بغاوت پر اُکسایا۔ مسلمانوں کا یہ صبر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق تھا جو کہ قرانِ کریم کی سورہ فرقان کی آیت 64 میں ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ مومنین کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ ’’اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) سلام ہی کہتے ہیں۔‘‘ امن ہی کی بات کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صبر کی تلقین کی، چاہے جتنی بھی تکلیف ہو یا اذیت دی جائے۔ مشکلات اور نفرت کے مقابلہ میں مسلمانوں کو یہی حکم دیا گیا کہ اپنے دشمنوں اور مخالفین سے امن کی بات کریں۔ نتیجۃً مسلمانوں کو اذیت دی گئی، جھٹلایا گیا اور بدنام کیا گیا لیکن پھر بھی انہوں نے خدا کے حکم سے صبر کیا۔ باوجود بدلہ کی طرف قدرتی جھکاؤ کے، انہوں نے دشمنوں کے لیے امن کو ترجیح دی جو کہ وہ اپنے لیے پسند کرتے تھے۔ اور یہ عارضی امن نہیں بلکہ دائمی امن تھا۔ اسی لیے سورہ یونس کی آیت نمبر 26 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اللہ تمہیں سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔‘‘ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مسلمانوں کو دائمی امن کے قیام اور لوگوں میں باہمی رواداری کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔ لیکن پھر بھی کئی سالوں تک ایذا رسانی کا سامنا رہا۔ پھر جب تکالیف تمام حدود پار کر گئیں تو رسول کریم ﷺ اور ان کے صحابہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ پھر بھی دشمنان اسلام نے انہیں امن کے ساتھ نہ رہنے دیا اور ان پر جنگ مسلط کر دی۔ تب سالہا سال ظلم وستم برداشت کرنے اور اپنے گھروں سے بے گھر کیے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حفاظت کی خاطر قوت کے ساتھ جواب دینے کی اجازت دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ جوابی کارروائی کی اجازت بھی اسلام یا مسلمانوں کی حفاظت کے لیے نہیں دی گئی تھی بلکہ قرآن شریف کی سورہ الحج کی آیت 41 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دفاعی جنگ کی اجازت بھی تمام مذاہب کی حفاظت کے لیے، عالمی مذہبی آزادی کے لیے دی گئی جو کہ دشمنانِ اسلام کا ہدف تھا۔ یہ بھی واضح رہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے تابعین کو ان اصولوں پر سختی سے کاربند رہنے کی ہدایت فرمائی۔ مثال کے طور پر آپ ﷺ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ جنگی قیدیوں سے ملاطفت کا سلوک کیا جائے اور جب بھی ممکن ہو ان کو رہا کر دیا جائے۔ آپ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ کسی بچے، کسی عورت، کسی بوڑھے یا بیمار کو تکلیف نہ دی جائے اور نہ ہی کسی عبادت گاہ کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ ہی مذہبی لیڈر کو ہدف بنایا جائے۔ نیز ہدایت فرمائی کہ اگر مخالف پارٹی تھوڑا سا بھی مفاہمت کا اشارہ دے تو فوراً

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

مفاہمت کی طرف رجوع کیا جائے تا کہ قیامِ امن کا کوئی بھی موقع ضائع نہ ہو۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جہاں پہلے مسلمانوں کو خونی اور جنگ جُو کہا جاتا ہے، وہیں آج کئی مغربی اور غیر مسلم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ بات کلیتاً حقیقت سے دور ہے۔ در حقیقت ریسرچ سے پتا چلتا ہے کہ ابتدائی اسلامی دور میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں مرنے والوں کی تعداد آج کل کے ایک بم سے مرنے والوں کی تعداد کے مقابلہ میں بہت ہی معمولی ہے۔ لہٰذا باہم تصادم اور نفرت کے بیج بونے کی بجائے اسلام نے ہمیشہ مسلمانوں کو نفرت کی دیواریں گرانے اور محبت اور شفقت کے پُل باندھنے کی تلقین کی ہے تا کہ بنی نوع کو تقسیم کرنے کی بجائے متحد کیا جاسکے۔ الغرض معاشرہ کی ہر سطح پر اور مختلف طبقہ کے لوگوں تک مسلمانوں پر امن پھیلانے کی ذمہ داری عائد ہے۔ اور اس کی بنیادی وجہ، جو کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں، قرآن شریف کی پہلی سورۃ میں ہی بیان ہوئی ہے اور وہ یہ کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کی ہیں جو کہ تمام جہانوں کا رب ہے۔ اسی طرح، جب خدا بنی نوع انسان کو زندہ اور قائم رکھنے والا ہے تو سچے مسلمانوں کو بھی زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے جیسے بنی نوع سے کینہ اور تنفر رکھیں۔ بلکہ ہماری نفرت فقط محبت، شفقت اور باہمی ہمدردی سے دور ہوسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک عملی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارے کچھ مذہبی عقائد ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا ایک ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اسی کی طرف رجوع کریں اور صرف اسی کی عبادت کریں۔ اور اسی طرح ہم قرآن کریم کی ابدی تعلیم کو بھی مانتے ہیں کہ دین میں جبر نہیں۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں دین ہمیشہ سے ہر کسی کا ذاتی معاملہ رہا ہے اور رہے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کا لفظی مطلب ہے ''امن'' اور قرآن شریف میں ایسی بہت سی آیات ہیں جو بتدریج وضاحت کرتی ہیں کہ مسلمانوں کو ہمیشہ پُر امن رہنا چاہئے اور دوسروں سے محبت اور عزت سے پیش آنا چاہئے۔ پس کیسے ہوسکتا ہے کہ رسول کریم ﷺ جن پر ایسی پُر امن تعلیمات نازل کی گئیں وہ خود ان تعلیمات کے منافی عمل کرتے۔ منصف اور غیر جانبدار تاریخ دان اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کبھی بھی ظلم روا نہیں رکھا اور نہ کسی کے حقوق تلف کیے۔ بلکہ ہر موقع پر امن، رواداری اور دوسروں کے حقوق پورے کرنے کی تعلیم دی۔ اور یقینی طور پر ان کی تعلیمات ہی ہمارا نصب العین ہیں۔ اور ہم فخر کے ساتھ اس رسول کے امتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جسے قرآن شریف نے رحمۃ للعالمین کہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا نعرہ ''محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس مشکل دور میں تمام بنی نوع کو جس چیز کے لیے جدو جہد کرنی چاہئے وہ ''امن'' ہے۔ ناقدین اسلام کو چاہیے کہ وہ اسلام اور رسول کریم ﷺ کے خلاف زہر اگلنے کی بجائے اپنے تعصب اور خود غرضی کو ختم کریں ورنہ دنیا میں کشیدگی بڑھتی چلی جائے گی۔ غیر تعلیم یافتہ اور لاعلم مسلمان جو اپنی تعلیمات کو صحیح طرح نہیں جانتے، ان کا غم و غصہ غیر معمولی حد تک بڑھ جائے گا۔ جہاں بھی نوجوان طبقہ مایوسی کی حالت کو پہنچتا ہے تو وہ آسانی سے نفرت سے بھرے ہوئے ملّاؤں کا شکار ہوجاتا ہے جو پھر ان کے ذہنوں میں زہر بھرتے ہیں۔ آپ کو لازمی طور پر اس کے خلاف اقدام اٹھانے چاہئیں وگرنہ نفرت کا یہ تلخ دائرہ جس نے دنیا کو اندھیر نگری بنا دیا ہے، مسلمانوں کے درمیان امن کو ختم کرتا چلا جائے گا۔ اور باقی ماندہ دنیا میں امن کا حصول ایک خواب بن کر رہ جائے گا۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا خیال رکھیں اور اپنی آئندہ نسلوں کے لیے بہتر مستقبل بنانے کے لیے اپنی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آئیں ہم اپنے تضادات کو ایک طرف رکھ کر معاشرے میں ایک سچے اور دیرپا امن کیلئے کوشش کریں اور اتحاد اور باہمی نیکی کی اساس پر معاشرہ کی بنیاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور کا خطاب ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں کچھ دیر کیلئے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کیلئے شام کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لائے جہاں مہمانوں نے حضور انور کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔ کھانے کے بعد مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آتے، اپنا تعارف کرواتے اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرتے رہے۔ حضور انور ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9836: مَیں محمد اقبال ولد مکرم کمال محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈا پلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/اگست 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: روشن احمد تنویر العبد: محمد اقبال گواہ: شیخ رحیم سیکرٹری مال کرڈاپلّی

مسل نمبر 9837: مَیں شیخ عبد التسلیم ولد مکرم شیخ عبد العلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈا پلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال العبد: شیخ عبد التسلیم گواہ: حلیم احمد مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9838: مَیں رشیدہ بیگم زوجہ مکرم محمد غنی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 30 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال الامۃ: رشیدہ بیگم گواہ: حلیم احمد مبلغ انچارج

مسل نمبر 9839: مَیں شیخ فرحان ولد مکرم شیخ رحمن صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار السلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال آمد العبد: شیخ فرقان گواہ: اختر الدین خان انسپکٹر بیت المال آمد

مسل نمبر 9840: مَیں ظل الرحمن ولد مکرم عطاء الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق العبد: ظل الرحمن گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر 9841: مَیں سعید خان ولد مکرم محمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 40 گنٹھ، رہائشی زمین سرکاری 2 گنٹھ مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/22,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد ظفر الحق العبد: سعید خان گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر 9842: مَیں ضیاء الدین خان ولد مکرم نظام الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی زمین 10 گنٹھ مع زیر تعمیر مکان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/70,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد ظفر الحق العبد: ضیاء الدین خان گواہ: اختر الدین خان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29/مارچ 2019 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت طلیب بن عمیرؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت طُلَیب کی کنیت ابو عدِی تھی۔ آپ نے اس وقت اسلام قبول کیا جب رسول اللہ دارِارقم میں تھے۔

سوال حضرت طلیب بن عمیرؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رشتہ تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت طلیب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ آپ کی والدہ اروی بنت عبدالمطلب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی تھیں۔

سوال جب حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت طُلَیب ایمان لانے کے بعد اپنی والدہ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ مَیں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی اختیار کر لی ہے آپؓ کی والدہ نے کہا کہ تمہاری مدد اور تعاون کے زیادہ حقدار تمہارے ماموں کے بیٹے ہی ہیں۔

سوال ایک مرتبہ جب حضرت طلیب نے ایک شخص کو آنحضرتؐ کی گستاخی کرنے کی وجہ سے زخمی کر دیا تو ان کی والدہ نے کیا کہا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہوں نے کہا کہ طُلَیبؓ کی زندگی کا سب سے بہترین دن وہی ہے جس دن وہ اپنے ماموں کے بیٹے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دفاع کرے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کے ساتھ آیا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہاجرین حبشہ کی کیا تعداد بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مہاجرین حبشہ کی تعداد 101 تک پہنچ گئی تھی جن میں اٹھارہ خواتین بھی تھیں۔

سوال حضرت طلیب کی شہادت کب اور کس جنگ میں ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ جنگ اَجْنَادَیْن میں جو جمادی الاولیٰ 13 ہجری میں ہوئی، شامل ہوئے اور 35 سال کی عمر میں جام شہادت نوش کیا۔

سوال اجنادین کس جگہ واقع ہے اور یہاں کیا ہوا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اَجْنَادَیْن شام کے ایک علاقے کا نام ہے جہاں مسلمانوں اور اہلِ روم کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سَالِم کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور والد کا نام مَعْقِل تھا۔ ایران کے علاقے اِصْطَخَرْ کے رہنے والے تھے۔ آپؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قبل مدینہ ہجرت کی تھی۔

سوال حضرت سالم کس کے غلام تھے اور اس غلامی سے آپ کو کس طرح آزادی ملی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ ثُبَیْتَہ بنت یَعَارْ کے غلام تھے۔ حضرت ثُبَیْتَہ نے حضرت سالمؓ کو بطور سَائِبَہ آزاد کیا تھا۔ اس زمانے میں جب کسی غلام کو آزاد کیا جاتا تھا تو اس کے مال کا وارث اس کا مالک ہوتا تھا۔ مگر سائبہ کے مالک کا اس کے مرنے کے بعد اس کے مال پر کوئی حق نہیں ہوتا تھا۔

سوال لے پالکوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارنے کے متعلق قرآن کریم میں کیا آیت نازل ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (الاحزاب:6) کہ چاہئے کہ ان لے پالکوں کو ان کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ فعل ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سالم کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت سالم نے مہاجرین مکہ کی عُصْبَہ مقام پر امامت کروائی تھی۔ آپؓ ان چار صحابہ میں شامل تھے جن کے بارے میں آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ ان سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرو۔ آپ خاص الخاص علماء صحابہ میں سے سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے حضرت سالم کو فرمایا شکر ہے اللہ تعالیٰ نے تم جیسے قاری کو میری امت میں سے بنایا۔ غزوہ احد کے موقع پر آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم دھونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

سوال حضرت سالم کے علاوہ باقی تین اصحاب کون تھے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت اُبَیّ بن کَعْبؓ اور حضرت مُعَاذ بِن جَبَلؓ۔

سوال اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کس قوم کے اعمال ضائع کر دے گا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت سالمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم لائی جائے گی جن کی نیکیاں پہاڑوں کی مانند ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال ضائع کر دے گا اور انہیں آگ میں ڈال دے گا۔ حضرت سالمؓ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ! ان لوگوں کی نشاندہی فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ ہوں گے جو روزے رکھتے ہوں گے، نمازیں پڑھتے ہوں گے اور رات کو بہت تھوڑا سوتے بھی ہوں گے لیکن جب کبھی ان کے سامنے حرام پیش کیا جائے گا وہ اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔

سوال حضرت سالم کس طرح شہید ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ یمامہ میں آپ کے ہاتھ میں مہاجرین کا جھنڈا تھا۔ لڑائی کے دوران آپؓ کا دایاں ہاتھ کٹ گیا تو اپنے بائیں ہاتھ میں جھنڈا تھام لیا۔ جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو گردن میں دبا لیا۔ جب آپ گر گئے تو ساتھیوں سے پوچھا کہ ابوحُذَیْفَہؓ کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ شہید ہو گئے ہیں۔ پھر ایک اور آدمی کے متعلق پوچھا تو جواب ملا کہ وہ بھی شہید ہو گئے ہیں اس پر حضرت سالمؓ نے کہا کہ مجھے ان دونوں کے درمیان میں لٹا دو۔ پھر آپؓ شہید ہو گئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عتبان بن مالکؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سالِم بن عَوف سے تھا۔ رسول اللہؐ نے آپ کی حضرت عمرؓ سے مؤاخات قائم فرمائی۔ آپؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق میں شامل ہوئے۔ رسول اللہؐ کی زندگی میں آپؓ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ آپؓ کی وفات حضرت معاویہؓ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ آنحضرتؐ نے ان کے گھر کے ایک حصہ میں نماز پڑھی اور اسے نماز باجماعت کیلئے مخصوص کر دیا۔

سوال حضرت عتبانؓ نے جب اپنی نابینائی کی وجہ سے نماز باجماعت سے تخلف کی اجازت چاہی تو آنحضرتؐ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپؐ نے فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ حضرت عِتْبَانؓ نے کہا جی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس کی اجازت نہیں دی۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ بعد میں نبی کریمؐ نے حضرت عِتْبَانؓ کو گھر میں نماز باجماعت پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

سوال حضور انور نے افراد جماعت کو نماز باجماعت کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر فاصلے زیادہ ہیں، سواری نہیں ہے، وقت نہیں ہوتا تو جس طرح کہ کئی دفعہ کہہ چکا ہوں احمدیوں کو بھی چاہیے کہ اپنے گھروں میں نماز سینٹر بنائیں اور ہمسائے اکٹھے ہو کر وہاں باجماعت نماز پڑھا کریں۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کن کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے مکرم غلام مصطفی اعوان صاحب ربوہ اور مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5/اپریل 2019 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خراش بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت خِرَاش بن صِمَّہ انصاری کا تعلق خزرج کی شاخ بنو جُشَم سے تھا۔ آپؓ کی والدہ کا نام اُمِّ حَبِیب تھا۔ احد کے دن آپ کو دس زخم آئے۔ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر تیر اندازوں میں سے تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبید بن تیہانؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عُبَیْد بن تَیِّهانؓ کی والدہ کا نام لیلیٰ بنت عَتِیک تھا۔ آپ ستّر انصار کے ساتھ بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے۔ آپؓ نے غزوۂ احد میں شہادت پائی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن زید بن ثعلبہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ کے والد حضرت زید بن ثعلبہ بھی صحابی تھے۔ آپؓ بیعت عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ شامل ہوئے۔ فتح مکہ کے وقت بَنُو حَارِث بن خَزْرَج کا جھنڈا آپؓ کے پاس تھا۔ آپ اسلام لانے سے قبل عربی لکھنا جانتے تھے۔ آپ کو خواب میں اذان کے الفاظ بتائے گئے تھے۔

سوال حضرت عبداللہؓ کو خواب میں اذان کے کیا الفاظ بتائے گئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ انہیں خواب میں ایک شخص نے یہ الفاظ سکھائے۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

سوال حضرت عبداللہؓ کو اس شخص نے تکبیر کے لیے کیا الفاظ سکھائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ پھر اس شخص نے تکبیر کے الفاظ دہرائے کہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اذان دینے کے لیے کس کو حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے حضرت بلالؓ کو ان الفاظ میں اذان دینے کا حکم دیا جو حضرت عبداللہ کو خواب میں دکھائے گئے تھے۔

سوال حضرت عبداللہ کے علاوہ اور کس کو اذان کے الفاظ خواب میں دکھائے گئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بلالؓ کی اذان سن کر حضرت عمر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! آج جن الفاظ میں بلالؓ نے اذان دی ہے یہی الفاظ میں نے بھی خواب میں دیکھے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اذان کے الفاظ سنے تو فرمایا کہ اسی کے مطابق وحی بھی ہو چکی ہے۔

سوال آنحضرتؐ نے حضرت زید کو کیا تبرک عطا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرتؐ نے صحابہ میں قربانیاں تقسیم کیں تو حضرت عبداللہ بن زید کو کچھ نہ ملا۔ پھر رسول اللہؐ نے ایک کپڑے میں اپنے بال اتروائے اور انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر آپؐ نے اپنے ناخن کٹوائے اور وہ حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو عطا کر دیئے۔

سوال حضور انور نے حضرت ثوبان کی آنحضورؐ سے شدید محبت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ثوبانؓ ایک روز جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے چہرے سے حزن کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ اس پر رسول اللہؐ نے پوچھا کہ کس چیز کے باعث تمہارا رنگ بدلا ہوا ہے؟ عرض کی یا رسولؐ اللہ! مجھے کوئی مرض نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ میں آپؐ کو دیکھ نہ سکا۔ اس لیے مجھ پر شدید وحشت طاری ہو گئی۔

سوال جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کے بیٹے نے آپ کو آنحضرتؐ کی وفات کی خبر دی تو آپ نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ بَصَرِیْ حَتّٰی لَا اَرٰی بَعْدَ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدًا اَحَدًا۔ کہ اے اللہ! تو میری نظر کو لے جا یہاں تک کہ میں اپنے محبوب محمدؐ کے بعد کسی کو نہ دیکھ پاؤں۔ اس کے بعد آپؓ کی نظر جاتی رہی۔

سوال حضور انور نے حضرت معاذ بن عمر بن جموحؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُعاذ بیعت عقبہ ثانیہ اور غزوۂ بدر و احد میں شامل ہوئے۔ آپؓ کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

سوال جنگ بدر کے روز ابو جہل کو کس نے قتل کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض روایات میں ہے کہ عفرا کے دو بیٹوں (مُعَوَّذؓ اور معاذؓ) نے ابوجہل کو موت کے قریب پہنچا دیا تھا۔ بعد ازاں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے اس کا سر تن سے جدا کیا تھا۔

سوال آنحضرتؐ نے ابوجہل کے متعلق کیا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس امت کا فرعون یعنی ابوجہل باقی تمام امتوں کے فراعین سے زیادہ سخت اور متشدد ہے اور اسکی وجہ یہ ہے حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ سورۂ یونس میں ہے کہ جب فرعون کو غرقابی نے آلیا تو اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ جبکہ اس امت کا فرعون دشمنی اور کفر میں بہت بڑھ کر ہے۔

سوال ابوجہل کی وفات کی خبر ملنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابوجہل کی ہلاکت کی خبر ملنے پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کہ اللہ وہ ذات ہے جسکے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَاَھْلَہٗ کہ ہر قسم کی تعریف کا مستحق اللہ ہے جس نے اسلام اور اسکے ماننے والوں کو عزت دی۔

سوال حضرت معاذ بن عمر بن جموحؓ کی وفات کس طرح ہوئی۔ اور آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مُعاذ بنِ عَمرو بن جَمُوحؓ کو بدر کے دن ایک زخم لگا تھا۔ آپؓ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک علیل رہے۔ پھر مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے آپؓ کا جنازہ پڑھا اور آپؓ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ بن عمر بن جموح کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مُعاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ کیا ہی اچھا شخص ہے۔ ☆

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8؍جون 2019ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

(1) مکرم محمد لطیف قریشی صاحب ابن مکرم محمد شفیع قریشی صاحب (الکیمسٹ ربوہ، حال تھارٹن ہیتھ، یوکے)

6؍جون 2019ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان کا تعلق لاہور سے تھا جہاں آپ کا فارمیسی کا کاروبار تھا۔ 1953ء کے ہنگاموں میں آپ کی دوکان جلادی گئی لیکن بعد میں اللہ کے فضل سے آپ نے اسی جگہ دوبارہ دوکان شروع کی۔ 1967ء میں ایک خواب کی بنا پر لاہور سے دوکان بیچ کر ربوہ چلے گئے اور گولبازار میں الکیمسٹ کے نام سے دوکان کھولی۔ مرحوم انتہائی نیک، غریب پرور، رشتہ داروں کا خیال رکھنے والے، مہمان نواز، خلافت کے شیدائی انسان تھے۔ چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ صالحہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد منیب صاحب (سابق مربی سلسلہ حال چیم، یوکے)

6؍جون 2019ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں محمد دین صاحبؓ (آف ادرحماں) کی پوتی اور حضرت منشی عبدالسمیع صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ سلسلہ کے کاموں میں اپنے مربی شوہر کا بھرپور ساتھ دیا۔ کینیا اور زیمبیا قیام کے دوران لجنہ کی تنظیم کو منظم کیا اور صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ربوہ میں بھی لجنہ کے مختلف عہدوں پر خدمت بجالاتی رہیں۔ نرسنگ کی ٹریننگ بھی حاصل کی ہوئی تھی اس لیے فضل عمر ہسپتال میں بھی خدمت کا موقع ملا۔ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، مالی تحریکات میں حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ بے پناہ عشق اور لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب
ابن مکرم چوہدری رحمت علی صاحب (بہاولپور)

17؍مئی 2019ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے لیاقت میڈیکل کالج جامشورو سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ آرمی میں سروس کی۔ ملازمت کا زیادہ عرصہ قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں گزارا۔ مرحوم نہایت شفیق، مہربان، ہمدرد، مخلص اور خدمت گزار وجود تھے۔ جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جوانی میں قائد خدام الاحمدیہ بہاولپور شہر اور قائد ضلع بہاولپور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صدر جماعت و زعیم انصار اللہ بہاولپور شہر کے علاوہ امیر ضلع بہاولپور کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔

(2) مکرمہ سیدہ حجاب اختر بخاری صاحبہ (کوبلنز، جرمنی)

30؍اپریل 2019ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور تحریک جدید کا چندہ تو اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے بھی دیتی تھیں۔ نظام جماعت سے بہت اچھا تعلق تھا۔ اپنے غریب بھائیوں کی مالی امداد کرتی رہتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات

ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

نیز فرماتے ہیں: ''ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341، 342، اشتہار 7؍دسمبر 1892)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

مُلکی رپورٹیں

تربیتی اجلاسات

✿ جماعت احمدیہ نیماج، ضلع پالی (صوبہ راجستھان) میں مورخہ 1 ستمبر 2019 کو ایک تربیتی اجلاس مکرم رزاق صاحب سیکرٹری مال کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے ''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ و سانحۂ کربلا کا پس منظر'' کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (راشد احمد معلم سلسلہ، پالی راجستھان)

✿ جماعت احمدیہ ابھورہ (صوبہ راجستھان) میں مورخہ 3 ستمبر 2019 کو بعد نماز مغرب صدر جماعت ابھورہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم یونس خان صاحب نے کی۔ مکرم سلطان خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے قرآن و حدیث کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات کے متعلق تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم محمد سعد صاحب انچارج ضلع بھرت پور نے ارکان اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد لعل چاند شیخ، معلم اصلاح وارشاد)

✿ جماعت احمدیہ پیرو ضلع کرشنا صوبہ آندھرا پردیش میں مورخہ 13 ستمبر 2019 کو مکرم شیخ محبوب سبحان صاحب صدر جماعت احمدیہ پیرو کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم شبیر احمد یعقوب صاحب مبلغ انچارج ویسٹ گوداوری بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ مستان صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ اسماعیل صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ نائب ناظم وقف جدید نے ''انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم شبیر احمد یعقوب صاحب مبلغ انچارج ویسٹ گوداوری نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد اسمٰعیل، معلم سلسلہ پیرو)

✿ جماعت احمدیہ علی جی کا باڑیہ، ضلع پالی راجستھان میں مورخہ 8 ستمبر 2019 کو امیر ضلع پالی کی زیر صدارت مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد تربیتی موضوع پر ایک تقریر ہوئی۔ بعد ازاں ایک محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ بعدہ خدام و اطفال کے ورزشی مقابلے بھی کروائے گئے۔ آخر پر امیر ضلع پالی نے دعا کرائی اور یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (سریش کاٹھات، قائد ضلع)

قائدین و ضلعی مجلس عاملہ اجمیر کا یک روزہ ریفریشر کورس

مورخہ 30 جون 2019 کو قائدین و ضلعی مجلس عاملہ اجمیر (راجستھان) کا ریفریشر کورس لوہا خان اجمیر میں منعقد ہوا جس میں 35 خدام شامل ہوئے۔ مکرم عبدالقدوس صاحب مبلغ انچارج ضلع کوٹا راجستھان نے بطور نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت شرکت کی۔ یہ ریفریشر کورس دو سیشنز میں منعقد ہوا۔ پہلے سیشن کی صدارت مکرم عبدالقدوس صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عمران خان صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم سریش کاٹھات صاحب قائد ضلع اجمیر نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا۔ مکرم یوسف صاحب ناظم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے ''تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کی اغراض و مقاصد اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم عبدالقدوس صاحب نے قائدین کی کلاس لی اور تفصیل سے مجلس عاملہ کے کاموں پر روشنی ڈالی۔ اس کے ساتھ ہی پہلا سیشن اختتام پذیر ہوا۔ بعد نماز ظہر خاکسار کی زیر صدارت دوسرا سیشن شروع ہوا۔ مکرم اطہر احمد صاحب مبلغ سلسلہ روپن گڑھ نے تبلیغ و تربیت کے متعلق کلاس لی۔ شام چار بجے ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

جماعت احمدیہ اجمیر میں یوم تبلیغ کا انعقاد

مورخہ 13 اگست 2019 کو جماعت احمدیہ اجمیر میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ خاکسار اور مکرم محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نور الاسلام و مکرم سریش کاٹھات صاحب صدر جماعت اجمیر بعد دعا صبح نو بجے ایک وفد کی صورت میں تبلیغ کے لیے نکلے۔ اور علاقہ کے پولیس اسٹیشن، گورنمنٹ کالج اور مختلف اسکولوں میں گئے اور جماعت کا پیغام پہنچایا اور انہیں جماعتی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ پیش کیا نیز ان کی لائبریری کے لیے جماعتی کتب بھی دیں۔

(محمد رفیق، مبلغ سلسلہ لوہا خان اجمیر راجستھان)

زکوٰۃ کی ادائیگی ایک اہم فریضہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور صاحب نصاب مسلمان کے لئے اس کی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ

'' میں پھر آپ لوگوں کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ جس طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کرنے کا نمونہ قائم کیا تھا جس طرح خدا کے پاک کلام نے اس کے چند مصارف بتائے تھے اسی طرح جب تک کہ ہمارا سلسلہ اسکو ایک جگہ جمع کر کے انہیں مصارف پر نہیں لگاتا اصول اسلام کے چار اصولوں میں سے ایک عظیم الشان اصل پر وہ کاربند نہیں کہلا سکتا۔ جس طرح نمازیں فرض ہیں اور مسجد میں جماعت کے ساتھ فرض ہیں اسی طرح زکوٰۃ فرض ہے اور اس کا ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کرنا اور ان مصارف پر لگانا جو اس کیلئے قرار دیئے گئے ہیں فرض ہے۔ پس اس فرض کی ادائیگی کو اسی طرح ضروری سمجھو جس طرح نماز اور روزہ اور حج کے فرائض کی ادائیگی کو ضروری سمجھتے ہو۔''

(مالی نظام حصہ دوم صفحہ 30)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت سے کسی کو انکار نہیں۔ اس لئے جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ دینی لازمی ہے۔ وہ ضرور دیا کریں اور خاص طور پر عورتوں پر یہ فرض ہے جو زیور بنا کر رکھتی ہیں سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔'' (خطبہ جمعہ 13 اپریل 2007)

بھارت کے جملہ صاحب نصاب احباب و مستورات اس اہم فریضہ زکوٰۃ کی بجا آوری کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہونا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

''میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مَقدرَت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

رشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)
طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی
GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افرادِ خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

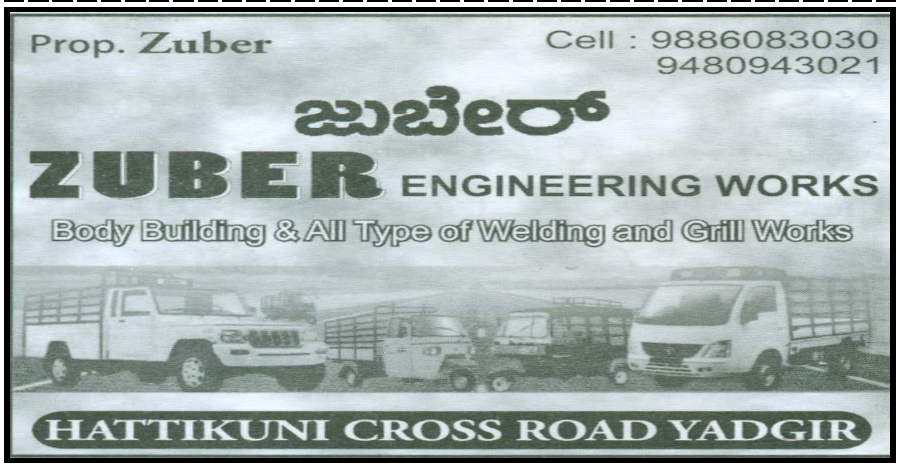

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS
DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS
طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)
99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)
KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. **KULGAM**
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے
(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
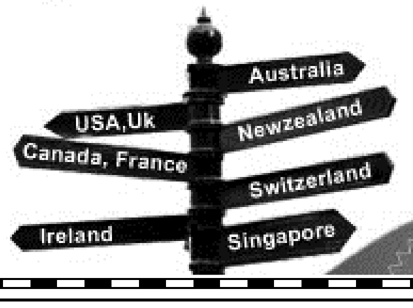

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 31 - October - 2019 Issue. 44

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

یہ ارشاد ہمیں ہلا دینے والا ہونا چاہئے کہ مؤمن وہ ہے جو نمازوں میں باقاعدہ ہے ورنہ اس میں اور ایک کافر میں کوئی فرق نہیں ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25؍ اکتوبر 2019 بمقام مہدی آباد (جرمنی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کی تلاوت کی: اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (سورۃ الحج: 42) یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوۃ دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حقیقی مؤمن وہ ہیں جو طاقت ملنے کی صورت میں نماز قائم کرنے والے ہوتے ہیں اپنی مسجدوں کو آباد کرنے والے ہوتے ہیں انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے غریبوں اور مسکینوں کیلئے اپنے مال میں سے خرچ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اشاعت دین کیلئے قربانیاں کرنے والے ہوتے ہیں۔ نیک باتوں کی طرف خود بھی توجہ دیتے ہیں اور دوسروں کو بھی توجہ دلاتے ہیں۔ برائیوں سے خود بھی رکتے ہیں اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور کیونکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ان کے کاموں کے بہترین نتائج پیدا فرماتا ہے کیونکہ ہر چیز کا فیصلہ خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے یہاں مہدی آباد میں مسجد بنائی ہے۔ اس کا افتتاح ہوا ہے۔ جماعت جرمنی سو مساجد کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجدیں بنانے کی توفیق پا رہی ہے۔ پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کا مقصد صرف مسجدیں بنانے سے پورا نہیں ہوگا بلکہ اس وقت پورا ہوگا جب وہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دیں گے اور اپنی نمازوں کو قائم کریں گے باجماعت نمازوں کے لئے مسجد میں آئیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جس طرح مادی غذا کے بغیر زندگی نہیں رہتی اسی طرح نماز کے بغیر بھی زندگی نہیں رہتی یہ غذا ایسی ہے کہ اس کا مزہ بھی آتا ہے۔ نماز میں اس کو وہ لذت اور ذوق عطا کیا جاتا ہے جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ نہایت رغبت سے اسے پیتا ہے اور سیر ہو کر اس سے حظّ اٹھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مؤمن متقی نماز میں لذت پاتا ہے اس لئے نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ فرمایا نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مؤمن کا معراج ہے اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ تک پہنچا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر ہم مسجدیں بنانے کی طرف توجہ دیں تو اس معراج کو حاصل کرنے کیلئے جو خدا تعالیٰ تک لے جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے باتیں کرنے کا موقع ملتا ہے۔ پس مایوس نہیں ہونا چاہئے کہ یہ مقام کس طرح ملے۔ مسلسل کوشش سے یہ مقام اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ نماز میں توجہ قائم نہیں رہتی تو یہی اس کا علاج ہے کہ کوشش کر کے بار بار توجہ قائم رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ تھک نہ جاوے۔ سجدے میں یاحی یاقیوم برحمتك استغیث۔ بہت پڑھا کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے۔ برسوں کی محنت اور مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔ لیکن اگر جلد بازی دکھائی نماز کو قائم کرنے کی بھرپور کوشش نہ کی تو پھر انسان شیطان کے پنجے میں آ جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ صرف دنیا ہی دنیا انسان اگر مانگتا رہے تو ایسی دعائیں اللہ تعالیٰ پھر قبول نہیں کرتا ہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی روحانی اور دینی ترقی مانگی جائے اللہ تعالیٰ کا قرب مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ پھر قریب آتا ہے اور پھر اس شخص کی دنیاوی ضروریات بھی پوری کر دیتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نمازوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو۔ خدا کا حکم ہے کہ نماز وہ ہے جس میں تضرع ہو اور حضور قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں جن میں تضرع ہوتی ہے چنانچہ فرمایا ان الحسنات یذھبن السیئات۔ یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنی نماز کے ہیں اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں دعا مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ بہترین دعا فاتحہ ہے کیونکہ وہ جامع دعا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ تم خدا کے ملنے کی صراط مستقیم تلاش کرو اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں تیرا گناہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری رہنمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازے پر بھی سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آ جاوے گی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا کیوں نہ پائے۔ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یاد رکھو کہ بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا لے تو ترقی ہوتی ہے۔ مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امداد الٰہی کی سخت ضرورت ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کہ جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں انجام کار رہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ بغیر امداد الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔ اس کی مدد مانگنے کے لئے اس کا فضل مانگنے کے لئے دعا بہرحال کرنی پڑے گی۔ اسی لئے پنجوقتہ نماز میں سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کا حکم دیا جس میں ایاك نعبد اور ایاك نستعین کی دعا ہے یعنی عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ اس میں دو باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ یعنی ہر نیک کام میں تدابیر اور جدوجہد سے کام لیں کیونکہ جو شخص نری دعا کرتا ہے اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا۔ جیسے کسان بیج بو کر اگر جدوجہد نہ کرے تو پھل کا امیدوار کیسے بن سکتا ہے۔ اسی طرح دینی کام بھی ہیں۔ انہی میں منافق انہی میں نکلے انہی میں صالح انہی میں ابدال قطب، غوث بنتے ہیں اور بعض 40 برس سے نماز پڑھتے ہیں مگر ہنوز روز اول ہی ہے کوئی ترقی نہیں۔ رمضان کے تیس روزے بھی رکھ لئے تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نماز خواں ہیں مگر ہمیں امدادِ الٰہی نہیں ملتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں۔ سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں۔ ایسے انسان بہائم سے کم نہیں ہیں۔ ایسی نمازیں خدا کی طرف سے ویل لاتی ہیں، قبول نہیں ہوتیں بلکہ منہ پر ماری جاتی ہیں۔ نماز تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب یہ حالت ہم اپنے اندر پیدا کرلیں کہ ہماری نمازیں بھی اور ہمارے عمل بھی خدا تعالیٰ کی ہی رضا حاصل کرنے کیلئے ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ بھی ہمارے خوفوں کو ہمیشہ امن میں بدلتا چلا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔ پس یہ ارشاد ہمیں ہلا دینے والا ہونا چاہئے کہ مؤمن وہ ہے جو نمازوں میں باقاعدہ ہے ورنہ اس میں اور ایک کافر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پس اگر ہم نے مساجد بنائی ہیں تو مسجدوں کے حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اپنی مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے خود نیکیاں کرنے اور اپنے اخلاق بلند کرنے اور دوسروں کو نیکیاں کرنے کی تلقین کی ضرورت ہے۔ خود یہاں کے ماحول کی برائیوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی ضرورت ہے ورنہ ہمارا عہد بیعت بھی صرف لفظی عہد بیعت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو سب کچھ اس کا ہو جاوے صفائی کے یہی معنے ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھا دی جاوے۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا جب تک وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے۔ فرمایا میں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہوسکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔ دین کے واسطے اور اشاعت دین کے لیے ان میں ایک تڑپ پیدا ہو جاوے اپنی خواہشات اور ارادوں اور آرزوؤں کو فنا کر کے خدا کے بن جاویں۔ یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی مابہ الامتیاز ہی نہیں ہے تو پھر خدا کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے۔ فرمایا کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں جو منشا الٰہی کے خلاف ہیں۔ دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ۔ یعنی کون کسی بےکس کی دعا سنتا ہے جب وہ خدا سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ بیوی بچوں کی اصلاح کرنا بھی تمہارا فرض ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ کہ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔ تو ان کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ کرنی چاہئے اور ان کے واسطے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں۔ اپنی نمازوں کو قائم کر کے پھر انہیں اعلیٰ معیار تک لے جانے والے ہوں اپنے مالوں کو بھی پاک کرنے والے ہوں اپنے اخلاق اعلیٰ کرنے والے ہوں نیکیوں کو کرنے والے اور پھیلانے والے ہوں۔ برائیوں سے رکنے والے اور برائیوں سے اپنی نسلوں کو بھی روکنے والے ہوں۔ مساجد کی تعمیر کے ساتھ اسلام کا حقیقی پیغام اس ملک کے شہریوں تک پہنچانے والے ہوں اور انہیں خدائے واحد کا عبادت گزار بنانے والے ہوں اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب ہم اپنے اندر بھی اعلیٰ تبدیلیاں پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad